www.novelsclubb.com
قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

Episode 7

www.novelsclubb.com

صبح روشن اور حسین تھی۔ سورج نیلے آسمان پہ چمک رہا تھا۔اور چڑیوں کی چہچہانے کی آوازیں اور ہلکی ہلکی چلتی ٹھنڈی ہوا موسم کو خوشگوار بنا رہی تھی۔ معمول سے ہٹ کے آج موسم میں ٹھنڈک تھی۔ سیاہ لمبے بال آبشار کی مانند اس کی کمر پہ گر رہے تھے۔ رات والے لباس میں ملبوس، قہوے کا کپ تھامے وہ بالکونی میں کھڑی سبزے کو دیکھنے میں مصروف تھی۔ جب اس کی نظر ساتھ والے کمرے کی بالکونی پہ پڑی جو کہ عفیف کے کمرے کی تھی۔اس نے قہوے کا گھونٹ لیتے

ہوئے دوبارہ سے نظریں سبزے پہ گاڑ دیں۔اتنی دیر میں دوسری بالکونی کے دروازے کے پٹ وا ہوئے۔بلیک ٹراوزر شرٹ میں ملبوس،بال ماتھے پہ بکھرے وہ جمائی روکتا ہوا باہر آیا۔اپنے ارد گرد سے بے خبر وہ آنکھیں بند کیے گہرے سانس لے رہا تھا۔علوینہ نے حیرت سے ایک نظر اس کو دیکھا اور اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

ہائے!"عفیف کی نظر سبز آنکھوں والی لڑکی پہ پڑی۔جو ہاتھ میں کپ تھامے" ناجانے کس چیز کو گھور رہی تھی۔

ہائے!"اس نے کنفیوز ہوتے ہوئے ہاتھ ہلایا اور ہلکا سا مسکرائی۔"

آپ کی دوست کہاں ہے؟"اس نے بات کا آغاز کیا۔اسے ایک دن میں اندازہ`" ہو گیا تھا وہ دونوں ساتھ ہی رہتی ہیں۔

وہ سو رہی ہے۔"علوینہ نے جبراً مسکراتے ہوئے جواب دیا،وہ اس کے لیے اجنبی" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ! سہی۔ رومانہ دادو گھر آئی ہیں یا نہیں؟"اس نے ریلنگ پہ بازو ٹکاتے ہوئے" اس کی طرف دیکھا۔

نو آئیڈیا۔"اس نے کندھے اچکائے۔وہ تھوڑی دیر اسی طرح کھڑی رہی اور پھر" جلدی سے کمرے میں گھس گئی۔زنجبیل ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔لحاف بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا۔

کمرے میں جابجا چیزیں بکھری پڑی تھیں۔اس نے بالوں کو سمیٹتے ہوئے گول مول جوڑا بنایا۔اور ایک ایک کر کے چیزیں اٹھانے لگی۔اور ساتھ ہی ساتھ زنجبیل کو جھڑک رہی تھی۔

لال بیگ! میں آخری دفعہ پیار سے کہہ رہی ہوں۔اٹھ جاؤ! ورنہ۔"علوینہ نے" غصے سے بولتے ہوئے زمین پہ بکھری کتابیں اٹھائیں۔

پہلے کون سا پیار سے کہہ رہی ہو تم۔"نیند میں ڈوبی خمار آلود آواز میں وہ بڑبڑائی۔" بتاتی ہوں میں تمہیں۔۔"علوینہ اونچی اونچی بڑبڑاتی ہوئی کمرے سے نکلی۔"

لال بیگ کی بچی اب زرا بچو مجھ سے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی نل سے پانی کا گلاس بھر رہی تھی۔

ایکسکیوز می!" گلہ کھنکھارنے کی آواز سے وہ پیچھے پلٹی، سامنے عفیف کھڑا تھا۔"

جی۔کچھ چاہیے تھا آپ کو؟"علوینہ نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

مجھے پانی لینا تھا۔"اس نے علوینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے فوراً سے ہاتھ میں پکڑا گلاس سائیڈ پہ رکھا۔اور دوسرے گلاس میں پانی نکال کر اس کو تھمایا۔اور خود سائیڈ سے ہوتی ہوئی نکل گئی۔

ارے! آپ کا پانی کا گلاس یہیں رہ گیا۔"عفیف نے اسے پیچھے سے آواز دی۔"

وہ مجھے پیاس نہیں ہے۔"وہ بنا مڑے کہتی ہوئی وہاں سے غائب ہوگئی۔اس کے" لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ رینگی۔

اُف پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے۔" وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ زنجبیل اس کی دھمکیوں کا اثر لیے بغیر سوئی ہوئی تھی۔ آگے بڑھ کے لحاف کھینچا اور اسے جھنجھوڑا۔ جس پہ وہ برے برے منہ بناتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

زنجبیل میں نے کپڑے نکال کر رکھ دیے ہیں۔ اٹھو جاو فریش ہو جاؤ۔" وہ ابھی نہا کر نکلی تھی۔ بالوں کو سلجھاتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ ہدایات دے رہی تھی۔ آدھے گھنٹے میں وہ دونوں تیار ہو چکی تھیں۔ ناشتہ کے نام پہ ایک کافی کا مگ پیتے ہوئے وہ دونوں بیگ کندھے پہ ڈالے کمرے سے نکلی تھیں۔ اسی وقت عفیف بھی اپنے کمرے سے نکلا تھا۔

اسلام علیکم!" زنجبیل نے خوشدلی سے سلام کیا۔"

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام!" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دونوں سیڑھیاں اترتی" ہوئی نیچے آئیں۔ عفیف بھی ان کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

رومانہ کیانی آنکھوں پہ عینک لگائے۔اخبار کھولے بیٹھی تھیں۔جب عفیف نے پیچھے سے جاکران کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے۔

مجھے پتہ ہے میرا بیٹا آیا ہے۔"رومانہ کیانی نے شفقت بھرے لہجے میں کہتے " ہوئے اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹائے۔

آپ کو ہر دفعہ کیسے پتہ چل جاتا ہے۔"وہ جھنجھلا کران کے ساتھ آکر بیٹھ گیا" ۔جبکہ علوینہ اور زنجبیل ایک طرف کھڑی ہو کران دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

ماں اپنے بچوں کی خوشبو محسوس کرلیتی ہے۔"رومانہ بیگم نے شفقت سے اس" کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔جس پہ ایک جاندار مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

اہمم !"زنجبیل نے جان بوجھ کے گلا کھنکھارا۔جس سے وہ اس کی طرف متوجہ " ہوئے۔

دادو ہم یونیورسٹی جا رہے ہیں۔ آج کلاس تین بجے تک ہے تو ہم چار بجے آ جائیں گے۔" زنجبیل نے ان کو بتایا۔

بیٹا ناشتہ تو کرتی جاؤ۔" رومانہ بیگم نے ان دونوں کو کہا۔ عفیف آرام سے ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹی جا کر کر لیں گے۔ اللہ حافظ۔" وہ دونوں گھر سے باہر نکل آئیں۔ اور بس سٹاپ کی جانب بڑھیں۔

تمہیں رومانہ دادو کا پوتا کیسا لگا؟" وہ دونوں کلاس لینے کے بعد اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکل رہی تھیں۔ جب زنجبیل نے سوال داغا۔

کیا کہنا چاہ رہی ہو؟" علوینہ نے بیگ کو کندھے پہ درست کرتے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

مطلب یہ کہ مجھے تو وہ کافی ڈیسنٹ انسان لگا ہے۔" وہ دونوں یونیورسٹی سے نکل آئیں۔

ہاں۔اچھاہی ہے۔"علوینہ نے ناک سکوڑتے ہوئے بولا۔ "

یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟"علوینہ کی نظر اچانک سامنے کھڑے انسان پہ پڑی۔"

مجھے کیا پتہ؟"زنجبیل نے کندھے اچکائے۔خاکی ڈریس پینٹ اور سفید بٹن شرٹ کے کف موڑے،سیاہ آنکھوں کو سن گلاسز سے ڈھکے،بال ایک طرف سے ماتھے پہ گرے تھے۔تازہ شیو بنائے پر وقار چہرہ لیے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔اور کلائی پہ بندھی گھڑی کو بار بار دیکھ رہا تھا۔

کیا پتہ کسی اور سے ملنے آیا ہو۔"علوینہ نے زنجبیل کی جانب جھکتے ہوئے بولا۔"

مجھے نہیں لگتا۔وہ ہماری طرف ہی دیکھ رہا ہے."وہ دونوں کھسر پھسر کرتی ہوئی"اس کی گاڑی کی جانب بڑھیں۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"علوینہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔"

میں انتظار کر رہا ہوں۔"اس نے سیاہ چشمے آنکھوں سے ہٹائے،سرد اور گہری" آنکھیں۔

www.novelsclubb.com

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟۔"اس نے کڑے تیوروں سے اس سے دریافت کیا۔

میں تو آپ دونوں کا انتظار کر رہا ہوں۔دادو نے بولا تھا کہ میں آپ دونوں کو پک کر لوں۔اب ہم چلیں."اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ ان دونوں کے لیے کھولا۔

وینا بیٹھو اندر۔"زنجبیل نے اسے ٹھوکا مارا۔جس پہ وہ آرام سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔عفیف نے بیک ویو مرر سے اسے ایک نظر دیکھا۔اور سامنے سڑک پہ نظریں گاڑ دیں۔

"He is quite gentle man."

زنجبیل نے علوینہ کے کان میں گھستے ہوئے کہا۔جس پہ اس نے سخت گھوری سے نوازا۔

جینٹل مین۔" منہ کے زاویے بگڑاتے ہوئے اس کی نقل اتاری۔ عفیف ان" دونوں کو بیک ویو مرر سے دیکھ رہا تھا۔اور وہ دونوں خاموش جنگ لڑنے میں مصروف تھیں۔

!! ان کو یہیں چھوڑ کر چلتے ہیں ہم لاہور مجتبیٰ ہاوس میں

لاہور کا موسم ہمیشہ کی طرح گرم تھا۔ مگر شام کے وقت ٹھنڈی ہوا چلنے کی وجہ سے ہلکی پھلکی ٹھنڈ ہو جاتی تھی۔گھر میں ہر طرف افراتفری مچی تھی۔

سارہ ڈرائنگ روم کی صفائی کروا دینا اچھے سے۔" نازیہ بیگم نے کچن میں کھڑے" ہوئے اس کو آواز دی۔

جی ماما کروا رہی ہوں۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی صوفے سے اٹھی اور جا کر ڈرائنگ روم کی صفائی کروانے لگ گئی۔

بی بی جی! آج کون آرہا ہے؟" شازیہ (ملازمہ) نے سارہ سے پوچھا۔ جو ڈسٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔ا

پتہ نہیں کون آرہا ہے؟ میری جان کو عذاب ڈالا ہوا ہے۔ آپ بھی زرا جلدی سے یہ کام ختم کریں اور کچن میں میرے ساتھ برتن نکلوائیں۔" سارہ کپڑا میز پہ پھینکتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔ اور سیدھا کچن میں نازیہ بیگم کے پاس گئی۔

ماما کون آرہا ہے؟ جو آپ اپنے سب سے مہنگے والے برتن نکلوا رہی ہیں۔" سارہ نے شیلف پہ پڑے برتنوں کو دیکھتے ہوئے نازیہ بیگم سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

خاص مہمان آرہے ہیں۔ جاو اب تم بھی جا کر فریش ہو جاو اور جو میں نے تمہیں اورنج سوٹ لا کر دیا تھا، وہ پہننا۔" نازیہ بیگم سے اسے پیار سے کہتے ہوئے وہاں سے بھیجنا چاہا۔

میں کیوں بھلا تیار ہوں، میرا رشتہ دیکھنے آرہے ہیں کیا؟"اس نے تپتے ہوئے بولا"

۔ایک تو صبح سے وہ کام کرواکرواکے تھک گئی تھی۔اوراب نئ مصیبت۔۔۔

ہاں یہی سمجھ لواوراب جاو۔"نازیہ بیگم نے اس کو گھورتے ہوئے وہاں سے"

بھیجا۔وہ منہ بسورتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔شاور لینے کے بعد اس نے ہلکا سا میک

اپ کیا۔ٹی پنک رنگ کی قمیض اور گرے کھلے ٹراوزر کے نیچے گرے بلاک ہیلز

پہنے وہ پیاری لگ رہی تھی۔وہ، شیشے میں گھوم کر اپنا جائزہ لے رہی تھی۔سنگھار

میز پہ دھرا اس کا فون تھرتھرایا۔

ہیلو سارہ مجتبیٰ!کیسی ہیں آپ؟"جاندار آواز میں اس سے حال احوال دریافت"

کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہی ہوں۔"اس کے برعکس اس کا انداز تھکا تھکا سا تھا۔"

کیا ہوا ہے؟طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟"اس نے تشویش ناک لہجے میں پوچھا۔"

طبیعت تو ٹھیک ہے۔ گھر پہ مہمان آ رہے ہیں اور ماما نے صبح سے گھما گھما کر برا حال کیا ہوا ہے۔" سنگھار میز کے ساتھ پشت لگائے وہ کھڑی تھی۔

اچھا۔ کوئی بات نہیں۔ ویسے کون آ رہا ہے؟" علوینہ نے سوال داغا۔"

مجھے خود نہیں پتہ۔ ماما مجھے بلا رہی ہیں بعد میں فون کرتی ہوں۔" اس نے فون" کاٹ کر میز پہ رکھا۔ اور ڈوپٹہ گلے میں ڈالتی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ سامنے سے شازیہ اسی کو بلانے آ رہی تھی۔

شازیہ! سچ سچ بتاؤ۔ مہمان کیوں آئیں ہیں؟" سارہ نے زرا رعب دار لہجے میں" سوال کیا۔

باجی! وہ آپ کا رشتہ لینے کے لیے آئیں ہیں؟" شازیہ نے شرمانے کی ایکٹنگ" کرتے ہوئے بولا۔

کتنے لوگ آئے ہیں؟" چہرے پہ جھولتی لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑسا۔"

تین لوگ آئے ہیں۔" شازیہ اس کو بتاتی ہوئی نیچے واپس چلی گئی۔ سارہ کچن میں گئی جہاں نازیہ بیگم ملازمہ کو ہدایات دے رہی تھیں۔

اچھا ہوا تم آگئی۔ میں نے ڈرائنگ روم میں تقریباً ساری چیزیں پہنچا دی ہیں" ۔ مہمانوں سے مل تو لو۔" نازیہ بیگم اس کو ساتھ لیتی ہوئیں۔ ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ اور اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ ڈرائنگ کا منظر دیکھ کر اسے شدید قسم کا جھٹکا لگا تھا۔

السلام علیکم!" اس نے شاکی نظروں سے ان سب کو دیکھا۔ اور صوفے پہ ٹک" گئی۔ اس کے بالکل مخالف صوفے پہ وہ بیٹھا دانت نکالنے میں مصروف تھا۔ حال احوال دریافت کرنے کے بعد وہ مدعے پہ آئے۔ وہ بے یقینی کی حالت میں بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھائی صاحب! اصل میں ہم اپنے بیٹے اریب کے لیے سارہ کا ہاتھ مانگنے کے لیے" آئے ہیں؟"ثمینہ بیگ نے مجتبیٰ صاحب کی جانب دیکھا۔سارہ نے شاکی نظروں سے سامنے بیٹھے اریب کو دیکھا۔جس پہ اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ہمارا دیکھا بھالا بچہ ہے۔باقی جو ہماری بیٹی کا فیصلہ، مجھے" امید ہے اس کو ہمارے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"انہوں نے آخری جملہ مان کے ساتھ بولا تھا۔اور سارہ کی جانب دیکھا، جس پہ وہ نظریں جھکا گئی۔

بابا مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔آپ میرے لیے بہتر ہی کریں گے جو بھی کریں گے۔""" باپ کی بات کو وہ کبھی بھی ٹال نہیں سکتی تھی۔

مبارک ہو بھائی صاحب۔"تیمور بیگ نے انہیں گلے لگایا اور پھر اریب سے گلے" ملے۔ثمینہ بیگ نے پیار سے سارہ کو اپنے ساتھ لگایا۔تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔سارہ غائب دماغی سے اپنے کمرے میں آکر بیٹھ

www.novelsclubb.com

گئی۔نوچ کر گلے سے ڈوپٹہ الگ گیا۔اور بیڈ پہ بیٹھ گئی۔اس نے اپنا فون ڈھونڈ کر علوینہ کو کال ملائی۔

علوینہ زنجبیل کہاں ہے؟اور اگر وہ پاس ہے تو فون سپیکر پہ لگاؤ۔"فون ملتے ہی وہ" بولی تھی۔

کیاہوا ہے؟"علوینہ نے اس کی تائید کرتے ہوئے فون سپیکر پہ لگایا۔زنجبیل اور" علوینہ بیٹھی کوئی کام ڈسکس کر رہی تھیں۔

میرا رشتہ طے ہو گیا ہے۔اور پتہ ہے میرا رشتہ کون لینے آیا تھا؟"اس کا تنفس" غصے سے تیز ہو چکا تھا۔

کون آیا تھا؟"علوینہ نے حیرانی سے اس سے بولا اور زنجبیل کی طرف شاکی نظروں سے دیکھا۔

اریب تیمور بیگ سے۔۔۔"اس نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کا نام لیا۔"

واٹ!"وہ دونوں تقریباً چیخی تھیں۔"

یہ کیسے ہو گیا بھئی، مجھے تو کسی نے نہیں بتایا یار۔ میرے بھائی کا رشتہ طے ہو رہا ہے" اور مجھے پتہ ہی نہیں۔" زنجبیل الگ منہ کھولے اپنا رونا رو رہی تھی۔

بیلا تم تو چپ کرو۔" علوینہ نے اس کو ڈپٹا اور دوبارہ سے سارہ سے مخاطب ہوئی۔"

سارہ تم کیوں ٹینشن لے رہی ہو۔ تمہیں اریب کے علاوہ کوئی اور پسند ہے کیا؟""

علوینہ نے پیار سے اس سے سوال کیا تھا۔

نہیں یار۔ یہ بات نہیں ہے۔ مجھے اس بات پہ غصہ آ رہا ہے۔ ماما اور بابا کی بات" انکل سے ہو گئی تھی اور انہوں نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا اور عین وقت پہ مجھے ڈرائنگ روم میں بلایا تو مجھے پتہ چلا۔" خلاف معمول وہ ایک سانس میں اتنا کچھ بول گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کول ڈاؤن! تم نے ہاں کر دی ہے یا نہیں؟" علوینہ نے اس کو چپ کرواتے" ہوئے پوچھا۔

کر دی ہے۔ویسے بھی میں نے ماما اور بابا کی مرضی سے ہی شادی کرنی تھی۔"اس" نے گہری سانس لی۔

آہ! ٹھیک ہے تو پھر بات ختم۔اریب بھائی اتنے اچھے تو ہیں۔"علوینہ اور زنجبیل" اپنا کام بھول کر اس کی دل جوئی میں مصروف تھیں۔

مبارک ہو سارہ۔میں ذرا اپنے نکمے بھائی کی تو خبر لوں۔بہن کو تو دودھ میں سے" مکھی کی طرح نکال دیا ہے۔"زنجبیل نے فون پہ جھکتے ہوئے بولا اور اپنا موبائل اٹھاتی ہوئی باہر بالکونی میں آ گئی۔

سارہ تم فکر نہیں کرو۔وہ ایک اچھا لڑکا ہے۔اور مجھے پتہ تھا کہ وہ تمہیں پسند کرتا" ہے۔اور اب تمہارا رشتہ مانگا ہے۔تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔تمہیں اس بارے میں ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہیے۔"اس نے کہتے ہوئے کال منقطع کر دی،سارہ نے گہری سانس لی اور بستر پہ لیٹ گئی۔زنجبیل گھر والوں کے ساتھ

www.novelsclubb.com

لڑنے میں مصروف تھی اور اس کی آواز علوینہ کو کمرے میں بیٹھے سنائی دے رہی تھی۔

موسم میں کافی حد تک ٹھنڈ شامل ہو رہی تھی۔ کیانی ہاؤس کے لان میں ایک حسین شام اتری تھی۔ میز پہ چائے اور لوازمات سجے تھے۔ رومانہ کیانی اور عفیف آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

عفیف کو پاکستان آئے دوسرا ہفتہ تھا۔ مگر ابھی تک ان کی اچھے سے جان پہچان نہیں ہوئی تھی۔

رقیہ! زنجبیل اور علوینہ کو بلا کر لاؤ۔" رومانہ بیگم نے ٹرے اٹھا کر لے جاتی ہوئی" رقیہ کو آواز دی۔

جی۔میں ابھی بھیجتی ہوں۔" وہ فرمانبرداری سے سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھی اور" ان کارخ سیڑھیوں کی جانب تھا۔علوینہ بیٹھی لیپ ٹاپ پہ کچھ لکھ رہی تھی ۔زنجبیل بالکونی میں نصب کرسی پہ بیٹھی فون پہ سکرولنگ کررہی تھی۔

بی بی جی! رومانہ بیگم آپ دونوں کو نیچے چائے پہ بلارہی ہیں۔" رقیہ دروازہ بجاتی" ہوئی ان کو پیغام دے کر چلی گئی۔

زنجبیل۔۔"علوینہ نے اسے وہیں بیٹھے آواز دی۔"

دادو نیچے چائے پہ بلارہی ہیں۔" اس نے بالوں کو سلجھاتے ہوئے پونی میں مقید" کیا۔زنجبیل چپل اڑستی ہوئی بالکونی سے کمرے میں آئی۔

چلو چلیں۔" زنجبیل نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔پیچھے سے پکارنے پہ وہ" مڑی۔

اس حلیے میں جاؤگی۔" اس نے سرتاپاؤں اسے گھورا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تو ان میں کیا برائی ہے؟" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔

"گھر میں تم اس طرح گھومتی، پھر ثمینہ آنٹی تمہارا قیمہ بناتی۔ جاؤ جلدی میں انتظار کر رہی ہوں۔ کپڑے چینج کر آؤ۔" زنجبیل منہ بسورتی کپڑے لے کر واش روم میں گھس گئی۔

علوینہ نے خود کا جائزہ شیشے میں لیا۔ شاکنگ پنک لمبی قمیض اور ٹراؤزر میں ملبوس، بالوں کو پونی میں باندھے وہ سادہ مگر اچھی لگ رہی تھی۔ پرفیوم اٹھا کہ خود پہ چھڑکی، منہ پہ آتے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا۔

"خوش اب چلو۔" زنجبیل بیزار سی بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ اس نے زیبرا پرنٹ شرٹ اور کیپری پہن رکھی تھی۔ وہ دونوں کسی بات پہ ہنستی ہوئی لان میں داخل ہوئی تھیں۔ جب اس کی نظر گلابی لباس والی لڑکی پہ پڑی تھی اور پھر نگاہیں ہٹانا مشکل ہو گئی تھیں۔

اسلام علیکم دادو!" وہ دونوں خوش دلی سے سلام کرتی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی" تھیں۔ عفیف اپنی نظروں کو فوراً سے پھیر گیا تھا۔علوینہ نے اس کا نظریں پھیرنا محسوس کر لیا تھا۔

حسن سے ہٹ کے محبت کی نظر جائے کہاں

کوئی منزل نہ ملے راہ گزر جائے کہاں

عفیف سے تو آپ دونوں مل چکے ہو. "رومانہ بیگم نے اپنی ازلی مسکراہٹ کے" ساتھ ان سب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جی۔ ہم مل چکے ہیں، اس دن اچانک سے رات کو آئے تھے۔ پہلے تو ہم نے انہیں" پہچانا نہیں لیکن بعد میں پتہ چل گیا تھا۔" زنجبیل کی زبان فل سپیڈ سے چل رہی تھی۔

بہت یادگار ملاقات تھی ہماری۔"عفیف نے جلی کٹی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے" ان دونوں کی طرف دیکھا تھا۔

ہاں جی بالکل۔"علوینہ نے بھی اسی طرح مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا۔اور" ایک دوسرے کے متعلق سوال کرنے لگ گئے۔

آپ دونوں کون سا سبجیکٹ پڑھ رہی ہیں؟"عفیف نے چائے کا کپ ہاتھ میں" لیتے ہوئے سوال کیا۔ہلکی ہلکی ہواپودوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔

ایونٹ مینجمنٹ۔۔۔"علوینہ نے چائے کا کپ میز پہ رکھتے ہوئے اسے بتایا۔"

اوہ! گریٹ۔اصل میں ہماری کمپنی بھی اسی ٹائپ کی ہے۔انٹیریئر ڈیکوراور" ایونٹ آرگنائزیشن۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔جس پہ وہ دونوں بھی مسکرائی تھیں۔

یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔اتنی منتوں کے بعد یہ مجھ سے ملنے آیا ہے۔" رومانہ بیگم نے لہجے میں مٹھاس سموئے بولا۔ جس پہ ادھر بیٹھے لوگ غیر ارادی طور پہ مسکرائے تھے۔

اب آگیا ہوں نہ۔تو یہیں رہوں گا۔"عفیف نے محبت سے ان کا ہاتھ تھاما۔"

آپ نے اپنا بزنس یہیں پہ سیٹ کر لیا ہے؟"سوال علوینہ کی جانب سے تھا۔"

نیویارک میں بابا کے ساتھ ہوتا تھا۔اور اب میں پاکستان والی برانچ کا سی ای او (CEO) ہوں۔میرے آنے سے پہلے یہاں کے سارے معاملات مظہر صاحب دیکھتے تھے۔"عفیف نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے ان کو تفصیل بتائی۔"

www.novelsclubb.com

ہمم! یہ تو اچھی بات ہے۔بیسٹ آف لک۔"علوینہ نے نرم سی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔ عفیف ان دونوں کے ساتھ باتیں کرنا کافی انجوائے کر رہا"

تھا۔ارد گرد کا موسم انتہائی حسین تھا۔پرندے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے۔مغرب کی اذان ہوتے ہی وہ سب اندر کی جانب بڑھ گئے۔

نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں کچن میں مصروف تھیں۔اور کسی بات پہ اونچی آواز میں تبصرے کر رہی تھیں۔اس چیز سے بے خبر کے ان کے علاوہ ایک اور وجود بھی وہاں موجود ہے۔صوفے پہ نیم دراز، لیپ ٹاپ کو گود میں رکھے وہ کام کرنے میں مصروف تھا۔اس کی پشت کچن کی جانب تھی۔

"یار میں ماما اور بابا سے ناراض ہوں ؟انہوں نے مل کر اتنا بڑا پلین بنالیا اور مجھے کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔" وہ باؤل میں آٹا ڈال رہی تھی۔اور پانی کا جگ بھر کے شیلف پہ رکھا۔

"میں کیا کہوں بھئی، ہمیں تو چھوڑو سارہ تک کو نہیں پتہ تھا۔"اس نے ہانڈی میں چمچہ ہلایا۔ گوشت کی اشتہا انگیز خوشبو سارے میں پھیل رہی تھی۔

"ہاں۔ایک دفعہ مجھے لاہور جانے دو۔ پھر اریب بھائی سے تو حساب برابر کروں گی میں۔"زنجبیل نے آٹے کو گوندھتے ہوئے اپنا غصہ نکالا۔ جیسے وہ آٹا نہیں اریب ہو۔۔!!

"چلی جانا برو۔۔ابھی کام کرو جلدی۔"علوینہ نے چولہے کی آنچ تیز کی اور گوشت کو بھوننا شروع کیا۔

"نومبر کے لاسٹ ویک میں منگنی رکھنے کا سوچ رہے ہیں۔"زنجبیل نے چاول کو فریج میں رکھا اور سینک سے ہاتھ دھو کر علوینہ کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"ہاں۔سارہ نے مجھے بتایا ہے۔"علوینہ نے چولہا بند کر دیا۔اور ہرا دھنیا ڈالنے کے بعد ہانڈی پہ ڈھکن دھر دیا۔

www.novelsclubb.com

سارہ کی صلح ہو گئی اریب سے ؟"زنجبیل نے کھیرے کو چباتے ہوئے اسے دیکھتے

ہوئے سوال کیا۔

ہاں۔مان گئی تھی بعد میں،بس ہمیں ہی ڈرامے کر کے دکھانے ہوتے ہیں۔"""

اس نے سلاد والی پلیٹ فریج میں رکھی۔

تم یہ چیزیں اٹھادو۔نماز کے بعد کھانا لگاتے ہیں۔"علوینہ بولتی ہوئی کچن سے نکلی"

۔جب اچانک اس کی نظر صوفے پہ کام کرتے عفیف پہ پڑی۔

آپ یہاں کب سے بیٹھے ہیں؟"اس نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا۔"

جب آپ دونوں اپنے دکھ درد بانٹ رہی تھی۔"اس نے سکرین سے نظریں"

ہٹائے بغیر جواب دیا۔

دوسروں کی باتیں سننا بری بات ہے۔"علوینہ نے منہ بناتے ہوئے اسے دیکھا"

۔اوراندر ہی اندر اسے شرمندگی ہو رہی تھی۔

"میں تھوڑی سن رہا تھا۔آپ دونوں خود سنا رہی تھیں مجھے۔"اس نے لیپ ٹاپ بند کیا۔اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"میں نے آپ کو دعوت دی تھی کہ آئیں اور ہماری باتیں سنیں؟"علوینہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔عفیف لیپ ٹاپ اٹھاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور بالکل اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"مادام۔آپ کا والیوم تیز ہے۔مجھے کیا یہ قریب والے قبرستان کے مردوں نے بھی آپ کی باتیں سنی ہوں گی۔"وہ کہتا ہوا اس کی سائیڈ سے نکل گیا۔اور وہ پیر پٹختی رہ گئی۔جبکہ زنجبیل دانت نکالنے میں مصروف تھی۔

"مرجا.."علوینہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وضو کرنے کے لیے چلی گئی۔نماز پڑھنے کے بعد وہ ڈائننگ ٹیبل سیٹ کر رہی تھی۔کچن کے سامنے ہی چار سیٹر ڈائننگ ٹیبل پڑا تھا۔عفیف کمرے میں بیٹھا کسی ضروری کام میں مصروف تھا جب دروازہ بجا۔

www.novelsclubb.com

آجاؤ۔"اس کی انگلیاں ہنوز کیبورڈ پہ تھیں۔"

کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔آپ ابھی تک کام کر رہے ہیں؟"ڈوپٹہ سر سے ڈھلکتا ہوا کندھوں پہ جا گرا تھا۔بالوں کی لٹیں چہرے کے اطراف میں گرتی تھیں۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔آپ لوگ کھائیں."ایک نظر اس پہ ڈالتے ہوئے دوبارہ سے سکرین کو دیکھنے لگا۔

میرے پروفیسر کہتے تھے:"کھانے کو انکار نہیں کرتے،چاہے آپ ناراض ہوں یا مصروف،جب کھانا کھانے کا وقت ہو تو ہر چیز کو ایک طرف رکھ کے پہلے کھانا کھانا چاہیے۔"اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین کو ہاتھ مارتے ہوئے بند کر دیا۔جس پہ عفیف نے اچانک نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔سیاہ آنکھیں سبز آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں۔

مطلب تم ایسے نہیں جاؤ گی؟"عفیف نے اٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔جس پہ وہ کھل کر مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

آ جائیں۔زنجبیل کب سے انتظار کر رہی ہے۔"علوینہ کہتی ہوئی کمرے سے نکل "
گئی۔اور پیچھے مسکراتا ہوا عفیف رہ گیا۔

کہاں چلی گئی تھی تم،مجھے اتنی بھوک لگی ہوئی ہے۔"زنجبیل نے اسے اپنی جانب "
آتا دیکھ کر بولنا شروع کر دیا۔اس کے پیچھے عفیف بھی آرہا تھا۔ہلکے پھلکے ماحول میں
رات کا کھانا کھایا تھا۔ان تینوں کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے۔علوینہ بیٹھی اپنا
کوئی پروجیکٹ بنا رہی تھی۔اور زنجبیل فون پہ کچھ دیکھ رہی تھی۔

علوینہ اپنا فون چیک کرو۔"زنجبیل نے اسے کچھ بھیجا تھا۔اس نے اپنا فون اٹھا کر "
دیکھا۔وہاں پہ ایک سال پرانی کیفے کی ویڈیو چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ تمہارے پاس ابھی بھی ہے؟"علوینہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔ "

ہاں میں نے ڈیلیٹ ہی کب کی تھی؟اس کو استعمال کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی "
۔"زنجبیل نے کندھے اچکاتے ہوئے عام سے انداز میں بولا اور دوسری جانب

اسے کافی کچھ یاد آیا تھا۔ ہلکی سی نمی اس کی سبز آنکھوں میں چمکی تھی جسے وہ وہ فورا اندر دھکیل گئی تھی۔

شام کا وقت تھا۔ ہلکا ہلکا اندھیرا چھا رہا تھا۔ نومبر کے آغاز کے دن تھے اور سردی میں اچھا خاصا اضافہ ہو چکا تھا۔ ایسے میں وہ لانگ سویٹر پہنے بالوں کا جوڑا بنائے فون پہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی۔

میں کب بھولی ہوں تمہیں؟" اس نے بیچارہ سا منہ بناتے ہوئے بولا۔"

بس کرو۔ تمہیں پتہ بھی ہے پورے مہینے بعد کال کی ہے تم نے۔" دوسری" جانب سے نالاں سی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔

نہیں تو۔ کیا حال ہے اور کیا کرتے رہتے ہو آجکل؟"اس نے نفی میں سر ہلایا۔"

بے وفا نکلی ہو تم۔ بھول ہی گئی ہو مجھے تو۔ اتنے دنوں بعد یاد آیا ہے کہ زریاب"

نامی کوئی انسان بھی ہے۔"ایک بار پھر سے شکوہ۔

جب سزا دے ہی چکے ہو تو حال نہ پوچھو

ہم اگر بے گناہ نکلے تو افسوس تمہیں ہو گا

سوری نہ۔ میں لاہور آرہی ہوں ناریب کی منگنی پہ پھر سکون سے باتیں کر لینا۔""

زنجبیل مسلسل چلنے کے باعث تھک کر لان میں بچھی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

ٹھیک ہے جناب جو آپ کا حکم۔"اس نے تابعداری کا مظاہرہ کیا۔ جس پہ وہ بے"

ساختہ ہنسی تھی۔

www.novelsclubb.com

پورا دن گھر پہ کیا کرتے رہتے ہو؟"اس نے ٹانگ کو جھلاتے ہوئے پوچھا۔"

میں فارغ ہوں۔اس مہینے کے آخر سے آفس بھی جوائن کرلوں گا۔" بازو ریلنگ پہ ٹکائے وہ سڑک پہ چلتے لوگوں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

اوہ سہی۔کون سی برانچ جوائن کرنے کا پلین ہے؟"اس نے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا۔

شاید لاہور والی."اس نے جان بوجھ کر لاہور رہنے کا نام لیا تھا۔"

کیوں؟میرے خیال سے تمہیں کسی اور برانچ کو سنبھالنا چاہیے۔"اس نے" سوچتے ہوئے بولا تھا۔

مثلاً کون سی برانچ؟"تنگ کرنے کے لیے ایک اور سوال داغا۔"

جیسے اسلام آباد والی."دل کی بات اچانک سے زبان پہ پھسلی تھی۔اور دوسری" جانب اس کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اور میں لاہور کو کیوں چھوڑ کر آؤں۔"اس نے مسکراتے ہوئے دوبارہ سے سوال کیا۔

کیونکہ میں یہاں پہ ہوں۔"اس نے آرام سے جواب دیا تھا۔"

ہمم! لگتا ہے سوچنے پڑے گا اس بارے میں۔"اس نے شرارتی لہجے میں کہا تھا۔"

دفعہ ہو جاؤ۔۔۔بد تمیز۔"زنجبیل نے تپتے ہوئے بولا۔"

"کہاں؟"

جہنم میں۔"کہہ کر کھٹاک سے فون کاٹ دیا۔اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی" ۔علوینہ بالکونی میں کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی۔زنجبیل اس کو دیکھتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زندگی اپنے معمول کے مطابق چل رہی تھی۔ہر دن اپنے ساتھ ڈھیروں مصروفیات لاتا تھا۔ان دونوں کی زندگی بھی کافی مصروف چل رہی تھی۔جمعہ کا دن تھا۔ٹھنڈ کی شدت میں تیزی سے اضافی ہوا تھا۔ایسے میں وہ سب لاونج میں بیٹھے تھے اور رومانہ کیانی ان کو پرانے قصے سنا رہی تھیں۔وہ تھکا ہارا آفس سے گھر پہنچا تھا۔بلیو تھری پیس میں ملبوس،بال سلیقے سے جمے تھے مگر چہرہ سنجیدہ تھا۔

اسلام علیکم!"اس نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا۔علوینہ اور زنجبیل صوفے پہ ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی رومانہ سے باتیں کر رہی تھیں۔

وعلیکم السلام۔"رومانہ بیگم نے شفقت سے اس کے چہرے کو دیکھا۔جو کئی دنوں" سے دن رات ایک کر کے آفس کو سیٹ کر رہا تھا۔کوٹ کے بٹن کھولتا ہوا وہ تین سیٹر صوفے پہ ٹک گیا۔

آفس میں کام کیسا جا رہا ہے؟"رومانہ کیانی نے اس سے سوال کیا۔"

بہت زیادہ کام کرنے والے تھے۔ لیکن اب سب ٹھیک ہو گیا ہے۔"ٹائی کی ناٹ" ڈھیلی کی۔

کھانا لگاؤں تمہارے لیے ؟"رومانہ بیگم نے اس سے پوچھا۔جو اپنا بیگ پکڑ کے" اوپر جانے کے لیے کھڑا ہو رہا تھا۔

میری میٹنگ تھی تو انہیں کے ساتھ ڈنر بھی کر لیا تھا۔میں فریش ہونے جا رہا" ہوں۔"وہ کہتا ہوا۔سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔باہر رات گہری ہوتی جا رہی تھی ۔

دادو میں چائے بنانے جا رہی ہوں۔آپ پئیں گی ؟"علوینہ چپل پیروں میں" اڑستی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

نہیں بیٹا۔میرے سونے کا وقت ہو رہا ہے۔"علوینہ لاؤنج سے نکلتی ہوئی" سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔زنجبیل وہیں نیچے صوفے پہ بیٹھی رہی۔چائے بنا کر لاؤنج میں لے آئی۔واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ تین چار منٹ

تک وہ اس کے نکلنے کا انتظار کرتی رہی۔وہ واپس مڑی ہی تھی۔جب قدموں کی چاپ سنائی دی۔

رکو۔۔"اس نے سر کو تولیے سے رگڑتے ہوئے خشک کیا۔اس کی آواز پہ وہ" واپس پلٹی۔رف ٹراؤزر شرٹ، بال ماتھے پہ چپکے،وہ سیاہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کوئی کام تھا آپ کو؟"اس نے تولیہ بیڈ کے کنارے پہ رکھا اور اپنے بالوں کو کنگھی" سے سلجھانے لگا۔

وہ میں چائے بنا رہی ہوں۔آپ بھی آ جائیں۔"شیشے میں اس کا عکس ابھر رہا تھا" ۔اس نے مسکراتے ہوئے سبز آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

میں آتا ہوں۔آپ چلیں۔"اس نے برش کو سنگھار میز پہ رکھا۔وہ سر ہلاتی ہوئی" کمرے سے باہر نکل گئی۔چائے کے تین بھاپ اڑاتے کپ میز پہ دھرے تھے ۔اور کتابیں بھی ساتھ پڑی تھیں۔زنجبیل بھی آ کر زمین پہ بچھے کارپٹ پہ بیٹھ

گئی۔تینوں میز کے ارد گرد بیٹھے چائے پی رہے تھے۔عفیف ان کو ساتھ ساتھ کوئی ٹاپک پڑھا رہا تھا۔

آہ! آگئی سمجھ۔۔آپ سے پڑھ کے مزہ آجاتا ہے۔"زنجبیل نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی تھی۔ان کا ایک ہی سبجیکٹ تھا۔ہر ویک اینڈ پہ وہ ان دونوں کو پڑھا دیتا تھا۔وہ مسکرایا تھا۔چائے کے خالی کپ میز پہ پڑے تھے۔

چلو آج کا کام تو ختم ہوا،اب سو جاؤ۔"اس نے کتاب کو بند کیا۔علوینہ نے کپ" ٹرے میں رکھے۔

کل الماس بھابھی اور زمان بھائی کا ڈنر ہے ہماری طرف۔تو مجھے آپ دونوں کی مدد" چاہیئے۔"اس نے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔جس پہ علوینہ نے ابرو اٹھاتے ہوئے اس کو دیکھا۔کافی دیر بیٹھ کر انہوں نے مینیو ڈیسائیڈ کیا تھا اور کام بانٹے تھے۔رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔اور ان تین لوگوں کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔تقریباً ایک بجے کے قریب وہ اپنے کمروں میں گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

صبح ہمیشہ کی طرح خوبصورت تھی۔موسم میں موجود خنکی اور ہلکی ہلکی دھند نے ماحول کو خواب ناک بنایا ہوا تھا۔ایسے میں وہ آرام سے لحاف اوڑھے اپنی نیند پوری کررہی تھی۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔اور دھند چھٹ چکی تھی۔انگڑائی لیتی ہوئی وہ اٹھ بیٹھی، پیروں میں چپل اڑستی ہوئی واش روم کی جانب بڑھ گئی۔فریش ہونے کے بعد وہ کچن کی جانب گئی۔زنجبیل بھی جمائی روکتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں لاؤنج کی صفائی کررہی تھیں۔جب عفیف کے کمرے کا دروازہ کھلا۔بلیو جینز پہ سفید شرٹ پہنے،رف حلیے میں وہ کمرے سے باہر آیا تھا۔

میرے ساتھ مارکیٹ کون چل رہا ہے؟" جیبوں میں ہاتھ ڈالے ان دونوں کو" دیکھا۔

علوینہ۔" زنجبیل نے اچانک سے اس کا نام لیا جس پہ وہ ہڑبڑائی۔"

میں کام کر رہی ہوں ابھی۔" علوینہ نے ان کو دیکھتے ہوئے بولا۔"

بہن تم جاؤ۔ میں کر لوں گی۔" زنجبیل نے اس کے ہاتھ سے ڈسٹنگ والا کپڑا لیا" ۔اور اسے ایک طرف کیا۔

میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں۔ چینج کر کے آجاؤ۔" مطمئن سا کہتا ہوا۔ہاتھ جینز کی" جیبوں میں ڈالے وہ کھٹ کھٹ سیڑھیاں اترنے لگا۔

لال بیگ مر وگی میرے ہاتھوں سے۔۔" علوینہ اس کے پیچھے بھاگی تھی" ۔زنجبیل خود کو بچانے کے لیے صوفے کے پیچھے کودی تھی۔

یار معاف کر دو۔ میرا دل نہیں کر رہا تھا، تم چلی جاؤ۔۔" زنجبیل نے بھاگتے" ہوئے وضاحت دی۔ جس پہ اس نے کشن اٹھا کر اس کے منہ پہ مارا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں تو میں آکر دیکھتی ہوں۔"وہ بھکتی جھل"

کتی کمرے میں گئی اور دروازہ کھڑاک سے بند کیا۔زنجبیل نے سکون کا سانس لیا اور مسکرائی۔رسٹ رنگ کی لمبی قمیص سفید کھلے پائنچوں والا فلیپر،رسٹ ڈوپٹہ گلے میں لیے،پیروں میں بلاک ہیلز پہنے وہ خوشبو میں نہائی کمرے سے باہر نکلی۔

واہ،واہ۔۔۔تیار تو ایسے ہوئی ہو جیسے لنچ پہ جا رہی ہو۔"زنجبیل نے اس کو دیکھتے" ہوئے کمپلینٹ دیا۔

فٹے حال۔۔"اس نے باقاعدہ ہاتھ دکھاتے ہوئے اسے بولا تھا اور وہاں سے" واک آؤٹ کر گئی۔پیچھے زنجبیل کا قہقہ سنائی دیا۔عفیف رومانہ کیانی کے ساتھ بیٹھا بات کر رہا تھا جب وہ نیچے پہنچی۔

www.novelsclubb.com

چلیں۔۔"اس کی نظر سبز آنکھوں والی لڑکی پہ پڑی اور پھر پلٹنا بھول گئی۔وہ سادہ" لباس میں بھی حسین لگ رہی تھی۔وہ چابیاں اٹھاتا،سر جھٹکتا ہوا باہر نکل گیا۔

چھپ نہیں سکتی چھپانے سے محبت کی نظر

پڑ ہی جاتی ہے رخ یار پہ حسرت کی نظر

گاڑی کا دروازہ کھولتی ہوئی وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی۔گاڑی میں معنی خیز خاموشی چھائی تھی۔کھڑکی کے پار لگے سبزے پہ نظریں گاڑے وہ خاموش تھی۔عفیف نے ہاتھ آگے بڑھا کہ ٹیپ آن کی،ٹائیلر سوفٹ کا گانا لوّسٹوری نے فضا میں پھیلے سکوت کو توڑا۔سارا راستہ ان دونوں کے درمیان ان دیکھی دیوار حائل تھی ۔گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ دونوں مارکیٹ میں داخل ہوئے۔

"ہم لینے کیا آئے ہیں؟"علوینہ نے ارد گرد پڑے ریکس پہ نظریں گھماتے ہوئے اسے دیکھا۔

میک اپ لینے کے لیے آئیں ہیں۔ایک فاونڈیشن کڑاھی اور موائسچرازر سے بنا"

سموتھ ساڈیزرٹ۔۔"اس نے تپانے والی مسکراہٹ اچھالی۔جس پہ اس نے براسا

منہ بنایا۔

ہمم!نیو یارک کے لوگ ایسی ڈشز پسند کرتے ہیں،پاکستانی نہیں!"وہ ناک بسور"

کر کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔وہ منہ نیچے کرتا مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔وہ

مطلوبہ اشیاء باسکٹ میں ڈال رہی تھی۔اور عفیف خاموشی سے اس کو دیکھ رہا تھا

۔بل پے کرنے کے بعد وہ دونوں گھر جانے کے لیے نکلے اور راستے میں سگنل پہ

ان کی گاڑی رکی۔گاڑی کا شیشہ بجنے پہ وہ باہر کی جانب متوجہ ہوا۔جہاں شیشے کے

پار ایک بچہ موتیے کے پھولوں سے بنے گجرے لیے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے شیشہ نیچے کیا۔

بھائی یہ باجی کے لیے لے لیں؟"اس نے گجرے آگے کرتے ہوئے بولا۔جس"

پہ علوینہ نے آنکھیں پھاڑ کر عفیف اور اس بچے کو دیکھا جو نا جانے کیا کیا بول رہا تھا۔

ٹھیک ہے دے دو۔"عفیف نے نوٹ اس کی جانب بڑھایا اور اس سے گجرے" تھام لیے۔اس نے پکڑ کے علوینہ کی جانب بڑھائے۔موتیوں کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔

یہ اتنے زیادہ کس کے لیے؟"علوینہ نے ہاتھ میں پکڑے گجروں کو دیکھا۔"

کچھ آپ پہن لیں اور باقی زنجبیل کے لیے۔"سگنل کھل چکا تھا اور گاڑی صاف" کشادہ سڑک پہ بھاگ رہی تھی۔اس نے خاموشی سے اپنی کلائیوں میں موتیے کو پرو لیا۔عفیف نے ایک اچٹتی سی نگاہ اس کے ہاتھوں پہ ڈالیں اور نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا۔

شکریہ۔"پھولوں کو چھیڑتے ہوئے مسکرا کر بولا۔"

www.novelsclubb.com

یہ تمہارے ہاتھوں میں مکمل لگ رہے ہیں۔"اس نے سرگوشی کی صورت میں" بولا،چہرہ سنجیدگی اوڑھے تھا۔علوینہ ٹھیک طرح سے سن نہیں پائی۔

کچھ کہا آپ نے؟"علوینہ نے اس سے دوبارہ پوچھا۔وہ بڑبڑاہٹ سن چکی تھی" ۔لیکن سمجھ نہیں پائی کہ اس نے کیا کہا تھا۔

آپ کے ہاتھوں میں اچھے لگ رہے ہیں۔"اس نے آرام سے مسکراتے ہوئے" بولا جس پہ وہ بھی مسکرائی۔

شکریہ۔میں نے کافی عرصے بعد پہنے ہیں۔"ناجانے وہ کیوں اس سے بات" کررہی تھی۔

آخری بار کب پہنے تھے؟"اس نے ڈرائیو وے سے نظر ہٹا کراس کو دیکھا۔"

لاہور میں۔۔"آگے وہ کچھ نہیں کہہ پائی۔ایک ساتھ کتنا کچھ یاد آیا تھا۔آنکھوں" میں کرچیاں ابھری تھیں۔وہ خاموش ہوگئی تھی۔تو اس نے بھی سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے دوبارہ نہیں پوچھا۔

گھر کے سامنے جا کر اس نے ہارن دیا۔اکرم بابا نے فوراً سے دروازہ کھولا اور زن سے گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔وہ گجرے پکڑتی ہوئی گاڑی سے اتر گئی۔اور اوپر کی

www.novelsclubb.com

جانب چلی گئی۔زنجبیل ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔اس نے گجرے ٹیبل پہ رکھ دیے۔

میرے لیے لائی ہو؟"اس نے جھک کر پوچھا اور فوراً سے ہاتھوں میں پہن لیے۔"

ہم تمہارے لیے ہیں۔"جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور ایک سانس میں ختم" کر گئی۔

واہ آج اتنی مہربان کیسے ہو گئی؟"زنجبیل نے تھوڑی تلے ہتھیلی جمائے اس کو" دیکھا۔

میں نہیں لائی عفیف نے لے کر دیے ہیں۔"۔اس نے سکون سے بتایا۔"

واٹ۔"شاک کے عالم میں اس کی آواز ابھری۔"

کیا ہو گیا ہے بہن؟گجرے ہی تو ہیں..."اس نے گجروں کی طرف اشارہ کیا اور" کندھے اچکائے۔

آہ اس نے تمہیں لے کر دینے ہوں گے۔ ساتھ مجھے بھی لے دیے۔۔۔" اس" نے معنی خیز مسکراہٹ علوینہ کی جانب اچھالی۔

در فٹے حال!" اس نے ہاتھ سے اس کی جانب اشارہ کیا۔ اسی وقت عفیف بھی" لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔ وہ اس کو دیکھتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی۔ جب پیچھے سے عفیف نے اسے آواز دی۔

علوینہ۔۔ شاید یہ آپ نے گاڑی سے اترتے وقت نیچے گرادیا تھا۔" دو انگلیوں" میں سفید مور کی تصویر والا کارڈ دبا تھا۔

"Not again."

وہ کارڈ کو دیکھ کر کراہی تھی۔ جس پہ زنجبیل مسکرائی تھی اور عفیف نے ناسمجھی سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔ علوینہ نے آگے بڑھ کہ اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

کسی دن آپ کو داستان سنائیں گے اس کی۔"زنجبیل کہتی ہوئی وہاں سے اٹھ" گئی۔میز پہ پڑا خالی کپ اٹھایا اور کچن کی جانب بڑھ گئی۔عفیف بھی کندھے اچکاتا ہوا روم کی جانب بڑھ گیا۔

رات کے کھانے کی تیاری شروع کر دی تھی۔کچن اور لاؤنج تقریباً بکھر چکا تھا ۔رقیہ بیگم ان کی مدد کر رہی تھیں اور تقریبا وہ شام تک ہر چیز بنا چکی تھیں۔الماس اور زمان شام کو آ گئے تھے۔

زمان عفیف سے چند سال بڑا تھا مگر بچپن میں وہ دونوں چھٹیوں میں ایک ساتھ کھیلا کرتے تھے۔اس کے بعد عفیف نیویارک چلا گیا تھا۔سالوں بعد ان دونوں کی ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔اور آج بھی وہ دونوں کئی سالوں بعد ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

بڑے ہینڈ سم ہو گئے ہو؟"زمان نے بغل گیر ہوتے ہوئے بولا جس پہ وہ دل کھول کے ہنسا تھا۔زمان ستائیس اٹھائیس برس کا نوجوان تھا۔خوش شکل اور خوش مزاج۔

"یہ پیارا سا بچہ کون ہے؟"عفیف پنجوں کہ بل زمین پہ بیٹھا عبیر کے گال کھینچتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

تمہارا بھتیجا عبیر اور یہ تمہاری بھابھی الماس۔"زمان نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا تعارف کروایا۔

"اسلام علیکم! بھابھی کیسی ہیں آپ؟"اس نے خوش دلی سے حال احوال دریافت کیا۔سب فرد لاؤنج میں بیٹھے تھے۔زنجبیل بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"تھالہ۔۔تھالہ۔۔"عبیر نے اس کو سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھا، چلاتا ہوا اس کی جانب بھاگا۔جس پہ سب نے مڑ کر اس جانب دیکھا۔عبیر کو گود میں اٹھائے، بال سہلاتے ہوئے وہ مسکراتی کچھ کہہ رہی تھی۔جامنی رنگ کی شلوار قمیض پہنے، سبز

آنکھوں پہ مسکارا لگائے، آدھے بالوں کو کیچر لگائے، مسکراتے ہوئے پری پیکر لگ رہی تھی۔اس نے اس منظر کو آنکھوں میں قید کیا۔وہ ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

کھانا وغیرہ کھانے کے بعد وہ لوگ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ان کو رخصت کر کے وہ دونوں بھی سونے کے لیے اوپر چلی گئیں۔کھڑکی کے باہر پھیلی رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔ٹھنڈ کی شدت میں کافی زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔

اریب اور سارہ کے نکاح میں دس دن رہ گئے تھے۔زور و شور سے تیاریاں جاری تھیں۔منگنی کی بجائے گھر والوں نے نکاح کا فیصلہ کیا تھا۔سارہ نازیہ بیگم کے ساتھ اکیلی تیاریاں کرتی ہوئی تھک گئی تھی۔ایسے موقعوں پہ علوینہ کی یاد شدت سے آتی تھی۔

سارہ بی بی!" شازیہ ہانپتی ہوئی اس کے کمرے میں پہنچی تھی۔ وہ بیٹھی کسی رسالے کی ورق گردانی کرنے میں مصروف تھی۔

جی شازیہ بی بی! اب کونسا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے؟" اس نے جمائی روکتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

نازیہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ آپ تیار ہو کر نیچے آجائیں۔ آپ نے اپنے نکاح کا جوڑا لینے جانا ہے۔" شازیہ نے اس کو بتایا جس پہ وہ برا سا منہ بناتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ٹھیک ہے آپ چلیں۔ میں آتی ہوں۔" اس نے وارڈروب سے اپنے ہینگ کیے کپڑے نکالے، چینج کر کے پیروں کو شوز میں مقید کیا اور بیگ اٹھاتی ہوئی نیچے کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

جاؤ۔ اریب باہر ویٹ کر رہا ہے تمہارا۔ اور زیادہ مہنگا ڈریس مت لینا اور نخرے کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔" نازیہ بیگم اپنی بیٹیوں کی عادتوں سے خوب واقف تھیں۔

میں اریب کے ساتھ جاؤں ؟اس کو لڑکیوں کے کپڑوں کا زرا بھی اندازہ نہیں ہو گا" ۔میں اکیلی کیسے لوں گی ؟"اس نے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

کوئی اچھا سا ڈریس لے لینا یا ایسا کرنا علوینہ کو ویڈیو کال پہ لے لینا۔وہ زیادہ اچھی" ہے ان چیزوں میں۔۔"نازیہ بیگم کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔گیٹ عبور کر کے وہ باہر نکلی جہاں پہ اریب گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔

کیسی ہو؟"اس نے سٹیرنگ سنبھالتے ہوئے پوچھا۔اور گاڑی کا سڑک پہ ڈال" دیا۔

حسین و جمیل ہوں۔"اس نے عام سے لہجے میں بولا اور سڑک کے کناروں پہ" لگے درختوں کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

حیسن تو تم ہو لیکن جمیل نہیں ہو سارہ ہو۔"اریب نے سٹیرنگ گھماتے ہوئے" کہا تھا اور سارہ ہنسی تھی۔وہ ہمیشہ ہی اس کا موڈ اچھا کر دیا کرتا تھا۔

تم خوش تو ہو نہ ؟"اریب کو نا جانے کیا سوجھی تھی۔جو یہ سوال کیا۔"

ہاں خوش ہوں اور مطمئن بھی ہوں شاید۔"اس نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا"
۔وہ مبہم سا مسکرایا تھا۔

شکر ہے، مجھے لگا تم ابھی بھی ناراض ہو۔"اس نے گاڑی کو پارک کیا۔اس کو اپنے"
ساتھ لیتا ہوا مال میں داخل ہو گیا۔

ہاں ناراض تو ہوں میں ابھی بھی۔"وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی جب رہی تھی۔"

اچھا تو پھر آپ کیسے مانیں گی ؟"اس نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا تھا۔"

بس یہی کوئی ایک دو درجن جھمکے، کچھ چاکلیٹس۔۔"اس نے دانت نکالتے"
ہوئے اس کو دیکھا۔

چلیں آئیں پھر آپ کی ناراضگی دور کریں۔"وہ کہتا ہوا جیولری سٹال کے پاس رہ"
گیا۔

ہم یہاں کیوں رکے ہیں ؟ بوتیک تو آگے ہے۔"سارہ نے اسے تک کر دیکھا تھا۔"

ادھر تو آؤ۔" اس نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تھا اور جھمکے پسند کرنے کے لیے" بولا تھا۔

مت کرو یار۔۔۔ تم واقع ہی مجھے جھمکے لے کر دینے والے ہو۔" وہ بے یقینی سے" بولی تھی۔ جس پہ اریب نے سر ہلایا تھا۔

تمہاری ناراضگی کیسے سہہ سکتا ہوں میں۔" اس نے جھمکوں کا ایک جوڑا اس کے" آگے کیا۔ جس پہ وہ مسکرائی۔ اس کے منا کرنے کے باوجود اس نے پانچ پیرز لے دیے تھے۔ اور چاکلیٹس کا باکس بھی لے کر دیا تھا۔

۔ڈریس اور اس کی میچنگ چیزیں خریدنے کے بعد اریب اس کو گھر ڈراپ کر چکا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی تھی۔ اور چیزوں کو سنبھال کر رکھا۔ واقع میں وہ اس کے لیے ایک بہترین انسان تھا۔ بیگ ہاؤس میں بھی چہل پہل بڑھ گئی تھی۔ زنجبیل روزرات کو فون پہ ان سب کے ساتھ پلیننگ کرتی تھی۔

سیاہ سفید بلند و بالا عمارت پوری شان سے کھڑی تھی۔وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ریسپشن پہ موجود لڑکی نے مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ سلام لی، سر کو خم دیتا وہ آفس کی جانب بڑھا۔بھوری ٹرٹل نیک شرٹ پہ سیاہ کوٹ پہنے، بالوں کو جیل سے جمائے وہ ایک نئے دن کے لیے تیار ہوا تھا۔آفس میں باہر کی نسبت سردی کم تھی۔وہ پاور چیئر پہ براجمان ہو گیا۔

سر آج آپ کی میٹنگ ہے بیگ گروپ کے ساتھ۔"اس کی سیکرٹری نے اسے یاد دلایا۔

www.novelsclubb.com

اوکے۔شائنہ میری کافی بھجوادیں۔"اس نے لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے بولا اور" ارد گرد پڑے ڈیزائنز کو دوبارہ سے دیکھنے لگ گیا۔کوٹ پیچھے سٹینڈ پہ لٹکا تھا ۔پنسل انگلیوں میں دبائے سوچوں میں دھنسا ہوا تھا۔دروازہ بجنے کی آواز سے اس

کی سوچوں میں خلل پڑا تھا۔اس نے دروازے کے باہر کھڑی شائنہ کو دیکھا۔سٹینڈ پہ لٹکا کوٹ اتار کر پہنا اور آفس سے باہر نکل گیا۔میٹنگ روم میں سب اس کا انتظار کررہے تھے۔میٹنگ کامیاب رہی تھی۔آفس میں کام کا بوجھ بڑھ گیا تھا۔شیشوں کے باہر پچھلی رات گہری ہو رہی تھی۔اس نے گھڑی پہ وقت دیکھا جو دس بجا رہی تھی مزید کام کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ موبائل اور چابیاں اٹھاتا ہوا نکل آیا۔سردیوں کے باعث سڑکوں پہ رش کم تھا۔رومانہ بیگم اس کو آتش دان کے قریب بیٹھی کسی کتاب کی ورق گردانی کرتی ہوئی نظر آئی تھیں۔

بیٹا کھانا لگوادوں ؟"رومانہ بیگم نے کتاب پاس پڑے میز پہ رکھی۔"

جی دادو! میں فریش ہو جاؤں،آپ کھانا لگوادیں۔"عفیف کہتا ہوا سیڑھیوں کی" جانب چلا گیا۔ڈنر کرنے کے بعد وہ آرام دہ کپڑے پہنے اپنے بیڈ پہ بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کررہا تھا۔یکدم سے کچھ گرنے کی آواز پہ وہ چونکا تھا۔ساتھ ہی چیخنے کی آواز آئی تھی۔وہ کتاب کو بیڈ پہ پھینکتا ہوا باہر کی جانب بھاگا تھا۔آواز علوینہ کے کمرے

www.novelsclubb.com

سے آرہی تھی۔ کمرے کا منظر عجیب ہی منظر پیش کررہا تھا۔ زنجبیل کرسی پہ چڑی چیخ رہی تھی۔ اور علوینہ ہاتھ میں جھاڑو پکڑے کھڑی تھی۔

کیا ہوا ہے ؟"عفیف نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔"

وہ۔۔۔وہ چوہا۔"زنجبیل نے اٹک اٹک کے بولا اور ساتھ بیڈ کی جانب اشارہ کیا۔"

کہاں ہے ؟ مجھے تو نظر نہیں آرہا۔"عفیف نے آگے بڑھ کے ارد گرد نظر دوڑائی"

۔

وہ ابھی بیڈ کے نیچے گیا ہے."علوینہ نے جھاڑو سے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔ عفیف" نے جھاڑو اس کے ہاتھ سے لیا اور بیڈ کی جانب بڑھا۔

آپ دونوں باہر جاؤ لاؤنج میں۔۔"اس نے ان دونوں کو کمرے سے باہر بھیجا" ۔زنجبیل ایک ہی جست میں کمرے سے باہر نکلی تھی۔ وہ تھوڑی دیر بعد کمرے سے نکلا۔

چلا گیا؟"علوینہ نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جس پر وہ گہرا سانس لیتا صوفے پہ "
بیٹھ گیا۔

حیف صد حیف!"اس نے نفی میں سر ہلایا۔ جس پہ ان دونوں نے سوالیہ نظروں "
سے اس کو دیکھا۔

کیا ہوا مر گیا چوہا؟"اس نے دوبارہ سے اسے پر امید نظروں سے دیکھا۔ "

آپ دونوں ایک چوہے سے ڈر کے اتنا شور مچا رہی تھیں۔"اس نے دونوں کی "
طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

وہ بڑے والا تھا۔"علوینہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے معصومانہ انداز میں کہا۔ جس "
پہ اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

اوہ! پر آپ سے تو چھوٹا ہی تھا۔"عفیف مسکرایا تھا۔ جس پہ اس نے غصیلی نگاہ "
اس پہ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو چوہے نے کبھی کاٹا ہو تو آپ کو پتہ ہو نا؟"اس نے نالاں سے لہجے میں کہا"

۔وہ دونوں بحث کرنے میں مصروف تھے۔

یہ بتا دو چوہے کو مارا یا نہیں؟"زنجبیل بازوں کو ٹانگوں کے گرد لپیٹے صوفے پہ" بیٹھی تھی۔

نہیں۔مجھے کیا ضرورت ہے ناحق قتل کرنے کی۔"اس نے ٹانگ پہ ٹانگ" چڑھاتے ہوئے سکون سے بمب پھوڑا۔

واٹ !"وہ دونوں چیخی تھیں۔اور وہ سکون سے بیٹھا تھا۔"

میں نے ہر جگہ چیک کر لیا ہے آپ دونوں جا کر سو جائیں۔"وہ کہتا ہوا کمرے کی" جانب بڑھ گیا۔وہ دونوں ادھر ہی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئیں۔وہ پانی کی بوتل لینے کے لیے کمرے سے باہر نکلا۔وہ دونوں وہی بیٹھی تھیں۔

آپ دونوں سوئی نہیں ابھی تک ؟"اس نے بوتل ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔اور ان" دونوں کو دیکھا۔جو فون پہ کچھ دیکھ رہی تھیں۔

میں اپنا کمرہ چوہے کے ساتھ شیئر نہیں کروں گی۔"علوینہ نے سکرین پہ نظریں جمائے رکھیں۔

"میں بھی۔"زنجبیل نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا اور دوبارہ سے فون کو دیکھنے لگی۔وہ ان دونوں کو دیکھتا اپنے کمرے کی جانب مڑ گیا۔

ہنہ۔۔سلفش"علوینہ ناک سکوڑتی ہوئی سکرین پہ انگلیاں مارنے لگ گئی۔"

آپ دونوں میرا روم یوز کر لیں۔"اس نے ہاتھ میں اپنی کتاب،لیپ ٹاپ اور بوتل پکڑ رکھی تھی۔اس کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

نو تھینک یو۔۔۔"زنجبیل نے انکار کیا تھا۔"

میں کہہ رہا ہوں نہ آپ دونوں میرے کمرے میں سو جائیں وہاں کوئی چوہا نہیں ہے۔"اس نے دانت چباتے ہوئے بولا اور اپنی چیزیں میز پہ رکھیں۔زنجبیل پیروں میں چپل اڑستی ہوئی اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

آپ کہاں سوئیں گے ؟"علوینہ نے وہاں سے جانے سے پہلے اس سے پوچھا۔جو کتاب کے صفحات کو دیکھ رہا تھا۔

میں یہیں سو جاؤں گا۔"اس نے آنکھیں مسلیں اور ہلکا سا مسکرایا۔علوینہ کو برا لگا" تھاوہ آفس سے تھک کے آیا تھااور اب ان کی وجہ سے نیند بھی خراب ہو گئی تھی ۔کمرے سے تکیہ اور بلینکٹ لا کر صوفے پہ رکھ دیا۔اور جاتے ہوئے لاؤنج کی لائٹس دھیمی کر دیں۔وہ جانتی تھی کہ عفیف کبھی بھی ان کا کمرہ یوز نہیں کرے گا ۔وہ ایک ویل مینرڈ انسان تھا۔بلاشبہ وہ ایک شان دار مرد تھا۔وہ مسکراتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی۔دماغ میں کئی سوچیں گھوم رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

نیا دن، ایک نئی خوش گواریت کے ساتھ طلوع ہوا تھا۔ سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں کھڑکی سے رستہ بناتی ہوئی اندر داخل ہو رہی تھی۔ وہ انگڑائی لیتی ہوئی اٹھ گئی اور خود کو انجان جگہ پہ پایا۔ ساتھ ہی رات کو ہوا واقعہ یاد آ گیا۔ اس کے چہرے پہ پیاری سی مسکان پھیلی تھی۔ اس نے بالوں کو کیچر میں مقید کیا، چپل پیروں میں اڑستی ہوئی کمرے سے باہر آئی۔ اس کی نظر صوفے پہ سوئے ہوئے وجود پہ پڑی۔ لمبا چوڑا وجود بمشکل صوفے پہ پورا آیا تھا۔ بال بکھر کر ماتھے پہ آئے تھے۔ زنجبیل شاور لینے کے لیے کمرے میں گھس گئی تھی۔

عفیف۔۔۔"اس نے صوفے کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے اس کو آواز دی"

۔جواب ندارد۔ شاید وہ گہری نیند میں تھا۔ اس نے ہلکا سا کندھا ہلایا۔ جس پہ اس نے آنکھیں کھولیں تھیں۔ سیاہ گہری آنکھوں میں ہلکی ہلکی سرخی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ روم میں چلے جائیں۔"علوینہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ جس پہ وہ آنکھیں رگڑتا ہوا اٹھ بیٹھا اور کمرے میں جا کر دروازہ بند کر دیا۔ وہ دونوں ناشتہ کرنے کے بعد یونی کے لیے نکل گئیں۔

"وینا لاہور کب جانا ہے؟"زنجبیل نے کھڑکی سے باہر دیکھتی سبز آنکھوں والی لڑکی سے پوچھا۔ جو نا جانے کن سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

"ہمم! تم دیکھ لو کب جانا ہے، میں تو دو دن پہلے ہی جاؤں گی۔"اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔ دسمبر کا آغاز تھا۔ سورج کی کرنوں میں تپش نہیں تھی۔

"کیا مطلب؟ سارہ تمہاری بہن ہے۔۔اور تم مہمانوں کی طرح دو دن پہلے جاؤ گی۔"زنجبیل نے آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھا۔ جس کا چہرہ ہر جذبے سے خالی تھا۔

"میرا دل نہیں کرتا وہاں جانے کو اور اب میں مزید اس بات پہ کوئی بحث نہیں چاہتی۔"اس نے دوٹوک لہجے میں بولا تھا۔ اس کے لہجے میں دنیا بھر کی تھکن تھی۔

www.novelsclubb.com

آخر تم کب تک اس انسان کی وجہ سے یہاں بیٹھی رہو گی۔ ہنہ "زنجبیل غصیلے
. لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

میں اس انسان کو بھول چکی ہوں۔ میرے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے"
۔جو دل سے ایک بار اتر گیا، سو اتر گیا۔ میں دل سے اتارے ہوئے لوگوں کو دوبارہ
دل میں اتارنے کی قائل نہیں ہوں۔"اس نے کہتے ہوئے رخ پھیر لیا۔ زنجبیل
گہری سانس بھر کر رہ گئی۔ اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ وہ
خاموشی سے اپنے ماضی میں کھوئی تھی۔ کچھ پرانے زخم پھر سے تازہ ہو گئے تھے۔

کر کے ایک سلیقے سے طرفین برابر
www.novelsclubb.com
اک غم بیٹھ گیا ہے دل کے عین برابر

رات کو ٹھیک سے نہ سونے کی وجہ سے وہ دیر سے اٹھا تھا۔اس کی سیکرٹری بار بار فون کر رہی تھی۔اس نے فون کو بیزاری سے بند کیا۔ بالوں میں برش پھیرتے ہوئے، آئینے میں خود کا جائزہ لیا۔تازہ شیو، گہری سیاہ آنکھیں ذہین اور پر کشش تھیں۔ سرمئی رنگ کا تھری پیس پہنے، ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے وہ آفس جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔پانی پینے کی غرض سے کچن میں داخل ہوا۔جہاں شیلف پہ پلیٹ میں کچھ ڈھکا پڑا تھا۔پلیٹ پہ سٹکی نوٹ لگا تھا۔

رات کے لیے شکریہ۔کافی پہ گزارا کرنا چھوڑ دیں۔"اس کے لب خود بہ خود" مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔اس نے آرام سے سینڈوچ ختم کیا اور رومانہ بیگم سے ملتا ہوا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

آفس میں اس کا دن کافی مصروف گزرتا تھا۔زندگی پہلے سے زیادہ مصروف ہو گئی تھی۔اور شاید مصروفیت میں ہی سکون تھا۔وہ خاموش طبع انسان تھا۔لیکن اب عادتیں تبدیل ہو رہی تھیں۔شاید کسی کی صحبت کا اثر ہو رہا تھا۔۔۔!!!

سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔آسمان پہ سورج کی چند کرنیں باقی تھیں۔پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ماحول میں ایک عجیب سی خاموشی تھی۔ایسے میں وہ بالکل اکیلی بالکونی کی ریلنگ سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔فون تھرتھرایا،شاید کسی کا فون آ رہا تھا۔اس نے فون کان سے لگایا۔

"بالوں کو یوں کھول کر بالکونی میں مت کھڑی رہا کرو۔کسی کو دیکھ کر دل کا دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔"اس کی شرارت بھری آواز اس کے کانوں میں رس گھول گئی

تھی۔اس نے حیرانی سے ادھر ادھر دیکھا۔گیٹ کے باہر فون کان کو لگائے وہ اس کی جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔بلیک جینز پہ بلیک ٹرٹل نیک پہنے، بھوری جیکٹ بازو پہ ڈالے وہ مسکرا رہا تھا۔

تم ادھر کیسے ؟"اسے اس قدر خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی زبان الفاظ ادا نہیں" کر پا رہی تھی۔وہ اچانک سے نیچے کی جانب بڑھی تھی۔علوینہ نے حیرانی سے اسے پاگلوں کی طرح سرپٹ دوڑتے دیکھا اور دوبارہ سے مصروف ہو گئی۔ایسی عجیب حرکتیں وہ کرتی رہتی تھی۔وہ بھاگتی ہوئی بالکل اس کے سامنے جا کر رکی۔بھاگنے کے باعث تنفس پھول چکا تھا۔اس کی بھوری آنکھوں میں چمک تھی۔شاید کسی اپنے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے آج تک تمہاری شکل دیکھ کر اتنی خوشی نہیں ہوئی۔جتنی آج ہو رہی ہے۔"" اس نے پھولے تنفس کے ساتھ بولا، جس پہ وہ ہولے سے مسکرایا۔

وہ تو دیکھ رہا ہے۔"اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔"

آجاؤ اندر چلیں۔ باہر ٹھنڈ ہو رہی ہے۔" زنجبیل اس کو ساتھ لیتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی۔اس نے رومانہ کیانی سے سلام لی۔انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پہ پھیرا۔

دادو یہ میرا کزن ہے، زریاب بیگ۔"اس نے مسکراتے ہوئے اس کا تعارف کروایا اور اس کو اپنے ساتھ اوپر لے گئی۔علوینہ نوٹس پھیلائے بیٹھی تھی۔اس کی نظر نوارد پہ پڑی تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسلام علیکم! زریاب بھائی۔"علوینہ نے سلام لی اور مسکرائی۔تو اس وجہ سے" زنجبیل پاگلوں کی طرح بھاگتی نیچے گئی تھی۔اس نے تیزی سے نوٹس سمیٹے۔

وعلیکم السلام! کیسی ہو علوینہ؟"علوینہ اس سے حال احوال پوچھنے کے بعد کچن کی" جانب بڑھی۔

زنجبیل بات سنو۔۔۔"علوینہ نے اسے آواز دی ماور وہ فوراً ہی کچن میں نمودار" ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے تمہاری خوشی کا اندازہ ہے۔لیکن مہمان کا پیٹ صرف باتوں سے بھرنا ہے یا" اسے کچھ کھلانا نہیں ہے۔"علوینہ نے ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے اس کو کڑی نظروں سے گھورا۔زنجبیل نے بیچارہ سے منہ بنایا۔

تم چائے بناؤ۔میں باقی چیزیں دیکھتی ہوں۔"اس کے ہاتھ پھرتی سے چل رہے" تھے۔ٹرے میں ہر چیز سجادی تھی۔اس نے کباب فرائی کر کے پلیٹ میں رکھے۔ سارے میں کباب کی خوشبو پھیل چکی تھی۔

میز لوازمات سے بھر دیا گیا تھا۔زنجبیل نے چائے کپ میں ڈال کر زریاب کی جانب بڑھائی۔

عفیف آفس سے آج جلدی گھر آگیا تھا۔اس نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھے تو اس کا استقبال کبابوں اور چائے کی بھنی بھنی خوشبو نے کیا تھا۔اچانک سے بھوک تازہ ہوئی۔

اسلام علیکم!"زریاب کی پیٹھ عفیف کی جانب تھی۔وہ سلام لیتا آگے بڑھا۔"

عفیف آپ یہاں۔۔"زریاب خوش گوار حیرت لیے کھڑا ہوا تھا۔حیران تو عفیف بھی ہوا تھا۔زریاب آگے بڑھ کر اس کے گلے لگا۔

مجھے خود حیرت ہوئی تمہیں یہاں دیکھ کر۔"عفیف اس سے علیحدہ ہوتا ہوا" بولا۔علوینہ اور زنجبیل چپ چاپ ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

یہ زریاب بیگ ہیں۔میرے تایا کے بیٹے۔"زنجبیل نے عفیف کو بتایا۔"

اوہ! تو آپ ان کی کزن ہیں۔"عفیف نے لبوں کو سمیٹتے ہوئے بولا۔جس پہ وہ" مسکرائی تھی۔

آپ کے لیے چائے نکالوں۔"علوینہ نے اس سے پوچھا۔جو کوٹ کے بٹن کھولتا" صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔بلیو فارمل پینٹ کوٹ میں ملبوس بال ایک جانب سے ماتھے پہ گرے اور سیاہ آنکھیں تھکی تھکی تھیں۔

ہممم!"اس نے صرف اتنا سا بولا۔علوینہ نے چائے کا کپ اس کی جانب" بڑھایا۔اور صوفے پہ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عفیف کو کیسے جانتے ہو تم ؟"زنجبیل نے زریاب سے پوچھا۔جو چائے کا کپ میز" پہ رکھ کہ سیدھا ہوا۔

ہم بزنس کی وجہ سے کافی بار مل چکے ہیں اور اب تو ہم دوست بھی ہیں۔"زریاب" مسکراتے ہوئے عفیف کو دیکھ رہا تھا۔جس پہ وہ بھی مسکرایا تھا۔

:ماضی

نیویارک کی مصروف سڑکیں روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔چھٹی کا دن تھا اور ہر طرف ایک گہما گہمی تھی۔سردیوں کا راج تھا۔اور لوگ باتیں کرتے ہنستے سڑکوں کے اطراف سے گزر رہے تھے۔ایسے میں وہ بھورا لانگ کوٹ پہنے،گلے میں مفلر لپیٹے،جیبوں میں ہاتھ اڑسے ارد گرد سے بے نیاز سڑک پہ ٹہل رہا تھا۔جاڑا جسم کو جما دینے والا تھا۔مگر اس پہ کوئی خاص اثر نہیں کر رہا تھا۔وہ سڑک کراس کرنے کے لیے سگنل کا انتظار کر رہا تھا۔جب اس کے پاس ایک نوجوان آکر کھڑا ہوا۔وہ فون پہ مصروف انداز میں بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کس جگہ پہ ہیں؟ مجھے راستوں کی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔میری مدد کریں" یار۔" وہ نوجوان جھنجھلایا ہوا لگتا تھا۔بلیک لیدر جیکٹ پہنے، کلین شیو پرکشش چہرہ ۔۔وہ تقریباً بیس اکیس سالہ نوجوان تھا۔اس نے اس بلیک جیکٹ والے نوجوان کو دیکھا۔جو اردو میں کسی سے بات کر رہا تھا۔

بات سنو۔۔کیا تم ٹورسٹ ہو؟" بھورے کوٹ والے نے ناجانے کیوں اس" اجنبی نوجوان کو مخاطب کیا تھا۔

جی۔میں ٹورسٹ ہوں اور اب مجھے ایک جگہ پہنچنا ہے اور راستہ سمجھ نہیں آرہا۔"""" اس نے بیچارہ سے منہ بناتے ہوئے اس کو دیکھا۔

مجھے دکھاؤ کون سی جگہ جانا ہے؟" اس نے کالی جیکٹ والے لڑکے سے" پوچھا۔جس پہ اس نے فوراً سے فون اس کی طرف کیا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے چلو۔یہاں سے ایک گھنٹے کی ڈرائیو پہ ہے۔میں تمہیں چھوڑ دیتا" ہوں۔" بھورے کوٹ والا نوجوان کہتا ہوا چل دیا اور وہ لڑکا بھی اس کی تائید کرتا

ہوا چل دیا۔ سڑک کے دوسری جانب اس کی سیاہ کار کھڑی تھی۔ وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

تمہارا نام کیا ہے ؟" بھورے کوٹ والے نوجوان نے سڑک پہ نظریں جمائے ہوئے پوچھا۔

زریاب بیگ۔ میں لاہور پاکستان سے ہوں۔" زریاب نے اس بھورے کوٹ" والے مہربان انسان کو دیکھا تھا۔

اوہ سہی۔" اس نے مسکراتے ہوئے بولا۔ گاڑی ہوا کو چیرتی ہوئی جا رہی تھی۔"

آپ نے اپنا نام نہیں بتایا؟" وہ مہربان شخص کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔"

عفیف سلیمان۔ ہمارا آبائی گھر اسلام آباد میں ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے" بتایا۔ اور کافی دیر ان دونوں کے درمیان باتیں ہوتی رہیں اور ایک گھنٹے میں وہ دونوں دوست بن چکے تھے۔ شاید زریاب کی فطرت ہی ایسی تھی کہ سب اس کے دوست بن جایا کرتے تھے۔

آتش دان دھک رہا تھا۔اور وہ دونوں سکون سے ان کی بات سن رہی تھیں۔

واہ! یہ تو بالکل فلمی سین ہو گیا بھئی۔"زنجبیل نے کمپلیمنٹ پاس کیا تھا۔جس پہ "وہاں بیٹھے نفوس ہنسے تھے۔

تم کافی بڑے ہو گئے ہو۔اور مسلز بھی بنا لیے ہیں۔"عفیف نے چائے کا کپ میز "پہ رکھتے ہوئے اس کو تنگ کیا۔

اب آپ ایسے نہ کہیں! مجھے شرم آتی ہے۔"زریاب کی بات پہ وہ قہقہ لگا کر ہنسا "تھا۔علوینہ نے اس کو پہلی بار ایسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔اس طرح ہنستے ہوئے وہ دلکش لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور پھر کیسے چکر لگا یہاں کا؟"عفیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔علوینہ اور "زنجبیل خاموشی سے ان دونوں کو سن رہی تھیں۔

زنجبیل کے بھائی کا نکاح ہے۔علوینہ کی بہن کے ساتھ ایک ہفتے بعد تو بس ان "
دونوں کو لینے آیا ہوں۔"اس نے عفیف کو بتایا۔جس پہ علوینہ نے حیرانی سے
زنجبیل کو دیکھا کہ وہ اتنی جلدی تو نہیں جا رہی تھی۔

"Congratulations."

عفیف نے ان سب کو کہا۔جس پہ وہ مسکرائے تھے۔

آپ نے بھی آنا ہے۔"زنجبیل نے عفیف کو کہا۔جس پہ اس نے حیرانی سے "
دیکھا۔علوینہ نے کباب پلیٹ میں رکھ کر عفیف کے سامنے رکھ دی تھا۔جس کا
مطلب تھا کہ وہ کھا لے۔بھوک یکدم بڑھی تھی۔

بھئی اب یہ بہانے تو مت بنائیں۔ظہیر صاحب پہلے بھی آفس دیکھتے تھے اب بھی "
دیکھ لیں گے۔"زریاب نے اس کا بہانے کا حل پیش کیا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔میں وعدہ نہیں کرتا لیکن کوشش ضرور کروں گا۔"اس نے ہنستے "
ہوئے بولا اور خالی پلیٹ دوبارہ سے میز پہ دھر دی۔

آپ لوگ بیٹھیں۔میں زرا فریش ہو جاؤں۔"وہ کہتا ہوا تھا گیا اور فریش ہونے کی غرض سے کمرے میں چلا گیا۔اس کے جاتے ہی زنجبیل علوینہ کی طرف مڑی تھی۔

تم میرے ساتھ ہی جا رہی ہو؟"زنجبیل نے اس کو گھورا تھا۔"

میں نہیں جا رہی،میں نے تمہیں بتایا تھا کہ دو دن پہلے ہی جاؤں گی میں۔"علوینہ بھی اپنی بات پہ اڑی تھی۔

یار تم پاگل ہو۔۔بہن کا نکاح ہے۔سو کام کرنے والے ہیں وہاں اور تم سکون سے یہاں بیٹھی ہو۔"زنجبیل یکدم بھڑکی تھی۔

میرا دل نہیں کرتا۔"اس نے کباب کا ٹکڑا منہ میں ڈالا اور سکون سے بولی۔"

یار زریاب تم ہی اس کو سمجھاؤ؟"زنجبیل نے تھک کے اس کا امیں بھری نظروں سے دیکھا تھا۔

علوینہ میرا خیال ہے زنجبیل ٹھیک کہہ رہی ہے تمہیں ہمارے ساتھ ہی چلنا" چاہیے۔"زریاب نے ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا۔

ٹھیک ہے یار۔ چل رہی ہوں میں۔۔۔"اس نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے لڑائی ختم" کر دی تھی۔ برتن سمیٹنے کے بعد وہ کمرے میں چلی گئی تھی۔ زنجبیل زریاب کے ساتھ باہر چلی گئی تھی اور علوینہ نے اپنا بیگ پیک کرنا شروع کر دیا تھا۔ دروازہ بجنے کی آواز پہ وہ پیچھے مڑی تھی۔

کھانا نہیں کھاؤں گی۔ تم بھی اکیلی ہو۔ میرا خیال ہے ہم دونوں کو ایک ساتھ" کھا لینا چاہیے۔"عفیف دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔ نیلا پوری آستینوں والا پاجامہ شرٹ پہنے بال ماتھے پہ بکھرے تھے۔ ہاتھ ٹراؤزر کی جیبوں میں اڑسے اس کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں ابھی چیزیں پیک کر رہی ہوں۔ مجھے تھوڑی دیر لگ جائے گی۔"اس نے" کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔

میں انتظار کر لیتا ہوں۔" وہ اس کو غور سے دیکھ رہا تھا جو اپنی چیزیں جلدی جلدی سمیٹ رہی تھی۔ وہ اسی طرح جیب میں ہاتھ اڑسے کھڑا تھا۔ علوینہ بیگ کو بند کرتی سیدھی ہوئی۔

میں رکھ دیتا ہوں۔" علوینہ بیگ کو بیڈ سے اٹھانے لگی تھی۔ جس پہ وہ کہتا ہوا" آگے بڑھا اور بیگ کو ایک کونے میں رکھا۔ اور اس کو ساتھ لیتا ہوا ڈائننگ روم میں چلی دیا۔ بریانی کی خوشبو سے اس کی بھوک جاگ اٹھی تھی۔ ان دونوں نے آرام سے کھانا کھایا تھا۔ علوینہ برتن اٹھا کر کچن میں رکھ رہی تھی۔ جب وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔

کچھ چاہیے آپ کو؟" اس نے صاف برتنوں کو ریک میں رکھتے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

کافی پینے چلو گی؟" سوال اچانک تھا۔ اس کے ہاتھ اچانک سے رکے تھے۔ اس" نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔

میں آپ کے ساتھ چلوں۔"اس نے تصدیق چاہی تھی۔جس پہ عفیف کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"جی آپ۔میں جارہا ہوں سوچا آپ سے بھی پوچھ لوں۔"اس نے جیک بازو پہ ڈالی ہوئی تھی۔دسمبر کا آغاز اور موسم بھی خاصا شدید تھا۔

"ٹھیک ہے۔میں کوٹ پہن کر آئی۔"زنجبیل بھی گھر پہ نہیں تھی۔تو وہ اکیلی گھر میں کیا کرتی۔حامی بھرتی ہوئی کمرے میں کوٹ لینے کے لیے چلی گئی۔

آغاز دسمبر کی راتیں گہری اور جسم کو جما دینے والی تھیں۔کالونی میں گھپ اندھیرا چھایا تھا۔صرف سٹریٹ لائٹس نے روشنی کی ہوئی تھی۔ایسے میں دو وجود گرم کورٹ پہنے ہاتھوں کو جیبوں میں اڑسے ہوئے چل رہے تھے۔

سرد ہوا مدھم سروں میں چل رہی تھی۔اور سڑک پہ گرے پتوں میں سرسراہٹ پیدا کر رہی تھی۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟"کالی ذہین آنکھوں والے مرد نے اس کے ساتھ" چلتے ہوئے پوچھا۔جس پہ اس نے اچنبے سے اس کی جانب دیکھا۔

ہمم! پوچھو۔"ہلکی ہلکی ہوا اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی۔اور وہ آرام سے اس" کے ساتھ چل رہی تھی۔

سب سے زیادہ خطرناک جنگ کون سی ہوتی ہے؟"اس نے سبز آنکھوں میں" دیکھتے ہوئے سوال کیا۔جس پہ وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

دل اور دماغ کی جنگ۔"اس کے لبوں پہ آسودہ سی مسکراہٹ تھی۔"

www.novelsclubb.com

اگر کبھی دل اور دماغ کی جنگ ہو جائے تو ہمیں کس کی بات سننی چاہیے؟""""

سوال غیر متوقع تھا۔اس کے چلتے قدم رکے تھے۔سبز آنکھوں میں عجیب سی بے چینی ابھری تھی۔

دماغ کی سننی چاہیے، کیونکہ دل کی مان کر انسان خسارے میں رہتا ہے۔"اس" نے نارمل ہوتے ہوئے جواب دیا۔ کناروں پہ لگے درخت ان کی باتیں سن رہے تھے۔

دل کی مان کر ہر بار خسارہ ہو ایسا تو نہیں ہوتا۔"اس نے اس کی بات کو رد کرنا چاہا" تھا۔

ہاں ضروری تو نہیں مگر دل ہمیشہ عجیب فیصلے کرواتا ہے۔ یہ جو دماغ ہے نا یہ سوچ سمجھ کر فیصلے لیتا ہے۔"اس نے سر پہ انگلی رکھ کر بتایا تھا۔

دماغ خود غرض ہو کر فیصلے کرتا ہے۔ لیکن دل بے لوث ہو کر فیصلے کرتا ہے۔ اگر" کبھی ہم اس مقام پہ آجائیں کہ دل اور دماغ میں سے کسی ایک کا کہا ماننا پڑے تو اپنے دل کی سننا۔۔وہ کبھی غلط نہیں کہے گا۔"عفیف کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی وہ چل رہی تھی۔ ٹھنڈ کے باعث اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی۔

دل کی مان کر ہی تو میں یہاں تک پہنچی ہوں۔"علوینہ اتنی آواز میں بڑبڑائی تھی" کہ صرف وہ خود ہی سن پائی تھی۔

میں نہیں مانتی کہ دل کی بات مانی چاہیے۔"وہ ابھی بھی اپنی بات پہ قائم تھی۔"

میں انتظار کروں گا اس وقت کا جب آپ خود آ کر مجھ سے کہیں گی کہ دل کی بات" مان لینی چاہیے۔"اس نے کہتے ہوئے کیفے کا دروازہ کھولا اور اس کے لیے انتظار کرنے لگا کہ وہ پہلے اندر جائے۔وہ چپ چاپ کھڑی اس کو دیکھ رہی تھی۔کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور خاموشی سے اندر داخل ہو گئی اور ہمیشہ کی طرح اپنی مخصوص ٹیبل پہ بیٹھ گئی۔عفیف بھی کرسی کھینچتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔سبز آنکھیں کچھ الجھی الجھی لگ رہی تھی۔اس نے ویٹر کو آرڈر دیا۔اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔جو اپنی سبز آنکھوں کو سڑک پہ گاڑے نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

کیا آپ ناراض ہیں؟"وہ گلا کھنکھارتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں۔میں کیوں ناراض ہوں گی۔ہر انسان کو اپنی رائے کے اظہار کا حق ہوتا ہے" ۔"وہ مسکرائی تھی۔مگر آج سبز آنکھیں مسکرا نہیں سکی تھیں۔ویٹر کافی ان کے سامنے رکھ چکا تھا۔

لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا۔آج آپ کی آنکھوں کی چمک غائب ہے۔" بات بے ساختہ تھی۔سبز آنکھوں نے یکدم اس کو دیکھا تھا۔سیاہ آنکھیں سبز آنکھوں سے پل بھر کے لیے ٹکرائی تھیں۔

وہ اس کی بات پہ کچھ کہہ نہیں پائی تھی۔صرف سوچ سکی تھی۔کیا وہ اس کو اس قدر غور سے دیکھتا ہے۔

مجھے ڈر لگتا ہے۔"علوینہ نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کپ نیچے رکھا۔عفیف" یکدم چونکا تھا۔

کس چیز سے؟"اس نے ہاتھ میں تھاما کپ میز پہ رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔"

www.novelsclubb.com

کہ کبھی میرا سامنا ایسے انسان سے نہ ہو جائے جو آنکھوں کی زبان جانتا ہو۔"اس" نے کپ کے کنارے پہ انگلی پھیرتے ہوئے بولا تھا۔آنکھیں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔

میں سمجھا نہیں؟"اس کی سیاہ آنکھیں اس کے جھکے ہوئے چہرے پہ مرکوز تھیں۔"

کیا تم نہیں جانتے،کائنات کی ہر چیز کی زبان ہوتی ہے۔انسانوں کی زبان" ،درختوں،پرندوں چرندوں ہر کسی کی زبان ہوتی ہے۔ایسے ہی آنکھوں کی زبان بھی ہوتی ہے۔آنکھوں نے ہر منظر دیکھا ہوتا ہے اور وہ چیخ چیخ کر داستان سنا رہی ہوتی ہیں اور جو ان کی زبان جانتا ہو وہ اس داستان کو جان جاتا ہے۔اور مجھے خوف آتا ہے کہ کوئی میری آنکھوں سے میری داستان نہ پڑھ لے۔"وہ بول رہی تھی۔اس کا لہجہ نم ناک تھا۔جبکہ سامنے بیٹھا شخص خاموشی سے اس کے ہر لفظ کو اندر اتار رہا تھا۔ہوا میں معنی خیز خاموشی چھائی تھی۔وہ کافی دیر تک کچھ نہیں بولا تھا۔

جو تمہاری آنکھوں کی داستان کو پڑھنا جانتا ہو گا وہ تمہارا رازدار ہو گا اور کبھی بھی" تمہیں رسوا نہیں ہونے دے گا۔"اس کے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا کہ سبز آنکھوں

والی لڑکی نے فوراً سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔سیاہ آنکھیں آج ایک علیحدہ چمک رکھتی تھیں۔اس کا کلین شیو چہرہ اور وہی نرم تاثر جو ہمیشہ اس کے چہرے پہ ہوتا تھا۔سب کچھ ویسا ہو کہ بھی ویسا نہیں تھا۔کچھ تو بدلا تھا۔وہاں بیٹھے ان دو لوگوں میں۔۔!!!

کافی کے کپ ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔وہ بل پے کرنے کے بعد دونوں خاموشی سے پیدل چلتے ہوئے گھر آ گئے تھے۔زنجبیل واپس آ چکی تھی۔اور اپنا بیگ پیک کر رہی تھی۔جب وہ دونوں لاونج میں داخل ہوئے۔

آ گئے سیر سپاٹے سے واپس؟"اس نے قدموں کی چاپ سنی۔وہ جانتی تھی کہ " کون آیا ہوگا۔

ہاں آپ بھی آ گئیں تو ہم نے سوچا اب ہمیں بھی واپس چلنا چاہیے۔"عفیف کہتا" ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔جبکہ زنجبیل نے عجیب سا منہ بنایا۔اور علوینہ کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔وہ اسے تیز نظروں سے گھورتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

سورج کی کرنیں کھڑکیوں میں سے چھن کر گھر کو روشن کر رہی تھیں۔گھڑی دوپہر کے بارہ بجا رہی تھی۔دھند چھٹ چکی تھی۔وہ اپنی چیزیں پیک کر رہی تھیں ۔جب کسی احساس کے تحت پیچھے پلٹی تھی۔وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا۔رف ٹراوزر شرٹ پہنے، بال ماتھے پہ بکھرے تھے اور آنکھوں میں سرخ ڈورے واضح نظر آرہے تھے۔جو رات بھر جاگنے کا پتہ دیتے تھے۔

آپ جارہی ہیں؟"اس نے ہاتھوں کو باندھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔جو اپنا" بیگ پیک تیار کر رہی تھی۔

زنجبیل ضد کر رہی تھی کہ ہمیں ایک ویک پہلے جانا چاہیے اور جب وہ ضد کرنے" لگ جاتی ہے تو پھر اللہ کی امان۔آپ کو اس کی بات ماننی ہی پڑتی ہے۔"وہ آخر میں ہلکا سا مسکرائی تھی۔

ہمم ! صحیح۔آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیے گا۔"ابھی اس نے کچھ اور کہنے کے لیے لب کھولے تھے مگر ہارن کی آواز نے ان سب کی توجہ حاصل کی تھی ۔زنجبیل اس کو نیچے سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہو کر آواز دے رہی تھی۔

میرا خیال ہے اب مجھے جانا چاہیے۔"علوینہ نے اپنا بیگ کندھے پہ ڈالا اور ہینڈ کیری پکڑنے لگی۔

آپ رہنے دیں۔میں لے آتا ہوں۔"اس نے بیگ پکڑ لیا۔علوینہ مسکرا کر نیچے کی جانب بڑھ گئی اور وہ اس کے پیچھے سیڑھیاں اترتا دکھائی دے رہا تھا۔

اللہ حافظ دادو۔آپ نے لاہور ضرور آنا ہے اور اپنے پوتے کو بھی لانا ہے۔"" علوینہ ان کے گلے ملتے ہوئے علیحدہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا میں کہاں اتنی دور کا سفر کر سکتی ہوں۔البتہ عفیف کو ضرور بھیجوں گی۔"وہ کہتی ہوئی مسکرائی تھیں۔عفیف اس کا سامان گاڑی میں رکھوا چکا تھا۔زنجبیل گاڑی میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

صرف کافی پی کر آفس مت جایئے گا۔اور لاہور بھی ضرور آنا ہے آپ نے۔"وہ کہتی ہوئی تیزی سے گاڑی میں گھس گئی۔اور وہ صرف اس کی بات سن کر مسکرا تا رہ گیا۔اور وہیں کھڑا رہا جب تک اس کے نظر آنے کی ہر امید ختم ہو گئی۔

فائنلی ہم لاہور جارہے ہیں۔"گاڑی کشادہ سڑکوں پہ بھاگ رہی تھی۔زنجبیل" نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

لاہور جانے کی بڑی خوشی ہو رہی ہے تمہیں۔اسی طرح لاہور سے جانے کی بھی" جلدی تھی۔"زریاب نے طنز کے نشتر برسائے تھے۔

تم چپ رہو اور آرام سے گاڑی چلاو، یاد نہیں کروادوں کہ اب تم اسلام آباد میں" ہی رہ رہے ہو۔"وہ کہتی ہوئی پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں تو جیسے اپنی خوشی سے آیا تھا، مجبور ہو کر آیا تھا۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔" علوینہ ان دونوں کی نوک جھوک کو انجوائے کر رہی تھی۔

ہاں اپنے دل کے ہاتھوں۔"وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔"

تمام سفر اسی خوشگواریت میں گزر گیا۔علوینہ کو مجتبیٰ ہاوس ڈراپ کرتے ہوئے وہ دونوں اپنے گھر کی جانب گئے تھے۔

لاہور میں سردی اسلام آباد کی نسبت کم تھی۔البتہ دھند بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ان کو لاہور پہنچتے شام ہو گئی تھی۔وہ بیل بجا کر انتظار کر رہی تھی۔کتنے مہینوں بعد وہ اپنے گھر آئی تھی۔سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی۔اس نے دوبارہ سے بیل بجائی۔جب ارید نے دروازہ کھولا۔

عینا تم یہاں کیسے ؟"وہ خوشی کے مارے چیخا تھا۔اور آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا" تھا۔بہن بھائی جتنا مرضی لڑلیں ان کا پیار پھر بھی کم نہیں ہوتا۔وہ پہلے سے کافی بڑا ہو فیا تھا۔قد میں علوینہ سے بڑا ہو گیا تھا۔

یار ارید تم اتنے لمبے ہو گئے ہو۔" وہ خوشی سے اس کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ جس "
پہ وہ ہنسا تھا۔

دیکھ لو پھر، اب تم مجھے چھوٹو نہیں بولو گی۔" وہ اس کا بیگ تھام کر اندر کی جانب "
بڑھ رہا تھا۔

جتنے مرضی لمبے ہو جاو۔ مجھ سے تو چھوٹے ہی رہو گے۔" وہ اس کو تنگ ہوئی "
کرتی اندر جا رہی تھی۔ جب سامنے سے نازیہ بیگم آتی نظر آئیں۔ اس نے گھر میں
کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔

اسلام علیکم! ماما۔" وہ ان کے گلے لگی تھی۔ نازیہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما تھا۔ اولاد "
کی جدائی ماوں کو کمزور کر دیتی ہے۔ ان کا سخت رویہ اب نرم رویے سے تبدیل
ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آنے سے پہلے بتا تو دیتی بیٹے۔" وہ اسے گلے سے الگ کرتی ہوئی ناراضگی سے بولی" تھیں۔وہ مجتبیٰ صاحب سے ملتی ہوئی سارہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔جو فون پہ بات کرنے میں مصروف تھی۔

بھاو۔"اس نے پیچھے سے آکر اس ڈرایا تھا۔اور اچانک سے ڈر کر اچھلی تھی اور" فون ہاتھ سے چھوٹ کر کارپٹ پہ گرا تھا۔

ہیلو! سارہ تم ٹھیک ہو؟'فون کے سپیکر سے اریب کی پریشان کن آواز گونجی" تھی۔

اوہ! اریب بھائی ڈے باتیں ہو رہی ہیں۔"اس نے لب سکیڑتے ہوئے اس کو" شریر نظروں سے دیکھا۔سارہ فون کاٹتی ہوئی اس کے گلے ملی تھی۔

www.novelsclubb.com

بدتمیز انسان۔۔بتا کر نہیں آسکتی تھی،میں نے تمہیں یاد کیا اتنا زیادہ۔"وہ اس کے" گلے ملتی ہوئی الگ ہوئی اور ایک زوردار مکا اس کی کمر میں جڑا۔اور پھر فریش ہو کر

کھانا کھانے کے بعد ذن دونوں بہنوں کی کبھی نہ ختم ہونے والی باتیں شروع ہو گئی تھیں۔

بس کر دو دونوں کب سے باتیں کر رہی ہو تم دونوں؟ اب سو جاو اور مجھے بھی" سونے دو۔" ارید تپا ہوا ان کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس کے کمرے میں ان دونوں کی آوازیں جا رہی تھیں۔ علوینہ چپل اڑستی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی۔

کمرہ کھولتے ہی یادوں نے اس کے ارد گرد گھیرا بنا لیا تھا۔ کچھ اچھی یادیں اور کچھ بری۔۔۔ وہ کتنی دیر بستر پہ ایسے ہی لیٹی رہی۔ فون تھر تھرایا تھا۔

امید ہے آپ خیریت سے گھر پہنچ گئی ہوں گی۔" اس کے لب مسکراہٹ میں" ڈھلے تھے۔

www.novelsclubb.com

بیگ ہاوس میں وہ دونوں بہن بھائی لاونج میں بیٹھے لڑ رہے تھے۔اتنے دنوں بعد ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔بیگ ہاوس کی چہچہاہٹ واپس آگئی تھی۔

اریب بھائی! ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا؟ مجھے بتائے بغیر اپنا رشتہ بھی بھیج دیا۔"""

زنجبیل کے بال کمر پہ گر رہے تھے۔وہ نہا کر بیٹھی تھی۔اور اب وہ دونوں مووی لگائے بیٹھے تھے۔

ہاں تو رشتہ میرا ہونا تھا یا تمہارا۔"اس نے چپس کا پیس منہ میں رکھتے ہوئے اس کو" سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

ٹھیک ہے بھئی،اب یاد رکھنا آنا اب میرے پاس کوئی کام کروانے پھر بتاوں گی" ۔"وہ ناک پھلاتی ہوئی اس کے ہاتھ پیکٹ چھینتی ہوئی بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

نہیں آوں گا۔ویسے کون سا تم کوئی کام فری میں کرتی ہو۔"اس نے دوبارہ سے" چپس کا پیکٹ کھینچا تھا۔

ہاں،ہاں اب تو بہن بری ہی لگے گی۔آج کل کے رشتوں کا تو خون ہی سفید ہو گیا" ہے۔"وہ دھائی دیتی ہوئی بول رہی تھی۔

تم دونوں نے سونا نہیں ہے۔کب سے لڑ رہے ہو۔اور تم بیغیرتوں کی طرح بہن کو تنگ کر رہے ہو۔نکاح ہونے والا ہے مگر بچوں والی حرکتیں ختم نہیں ہو رہیں" تیمور بیگ نے ان دونوں کو چپ کروایا۔اس سے پہلے وہ جوتا نکالتے۔اریب نے وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔زنجبیل بھی دانت دکھاتی ہوئی وہاں سے کھسک گئی تھی ۔اریب کے کمرے کے آگے سے گزرتے ہوئے اس کو شرارت سوجھی تھی۔

اریب بھائی۔۔"اس نے دروازہ بجایا۔"

کیا ہے؟"اس نے دروازہ کھولے بغیر ہی پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

بابا کہہ رہے ہیں۔۔اس نالائق گدھے کو بلا کر لاو۔۔"اس نے وہیں کھڑے ہو" کر بولا تھا۔ٹھنڈ میں لحاف سے نکلنا سب سے مشکل کام تھا۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی اٹھا تھا۔

سکون نہیں کسی کو بھی۔" وہ بڑبڑاتا ہوا باہر آیا۔ زنجبیل اپنی کمرے کا دروازہ" کھول کر کھڑی تھی۔ وہ سیڑھیاں اترنے ہی لگا تھا جب زنجبیل کی آواز آئی۔

کہاں جارہے ہیں؟ بابا نے کہا تھا کہ اس نالائق گدھے کو بولو کے بہن کو تنگ نہ کیا" کرے۔" وہ دانت نکالتی ہوئی کمرے میں گھس گئی تھی۔ اریب اس کی شرارت سمجھ گیا تھا۔ دانت پیستا ہوا اپنے کمرے میں گھس گیا۔

آفس کا کام کرنے کے بعد وہ فریش ہوا تھا۔ صبح ڈے کچھ نہ کھانے کے باعث اس کی بھوک جاگی تھی۔ کچھ بنانے کی غرض سے وہ کچن میں داخل ہوا تھا۔ پورا گھر سنسان پڑا تھا۔ وہ دونوں گھر پہ ہوتی تھیں تو ہر جانب ایک رونق ہوتی تھی۔ وہ سینڈوچ بنا کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔ ٹی وی کھلا، جہاں پہ لیڈی بگ کارٹون پاز کیے گئے

تھے۔اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔کیونکہ وہ اکثر کارٹون دیکھتی ہائی جاتی تھی۔اس نے پلے کا بٹن دبایا اور سینڈوچ کو دانتوں سے کترا۔ایک دم پھر اسے وہ سبز فکر مند آنکھیں نظر آئیں تھیں۔جو اس کے لیے سینڈوچ بنا کر رکھتی تھی۔اس نے سینڈوچ ختم کیا۔اور اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھنے لگا تھا جب اس کا پیر کسی چیز کے ساتھ ٹکرایا۔اس نے نیچے دیکھا جہاں کوئی سیاہ جلد والی کتاب گری تھی۔اس نے اٹھا کر میز پہ رکھی۔اور کمرے میں چلا گیا۔بالکونی کا دروازہ کھلا تھا۔وہ بالکونی میں آگیا۔ساتھ والی بالکونی خالی تھی۔اس نے وہاں رکھی خالی چیئر کو دیکھا ۔جہاں پہ اکثر وہ لڑکی پائی جاتی تھی۔ہر کونے میں اس کی یادیں تھیں۔وہ تنگ آکر بستر پہ گرنے کے انداز میں لیٹا اور نا جانے کب نیند کی دیوی اس پہ مہربان ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com